www.novelsclubb.com
فن انتقام
ناولز کلب
عیشال رحمٰن
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

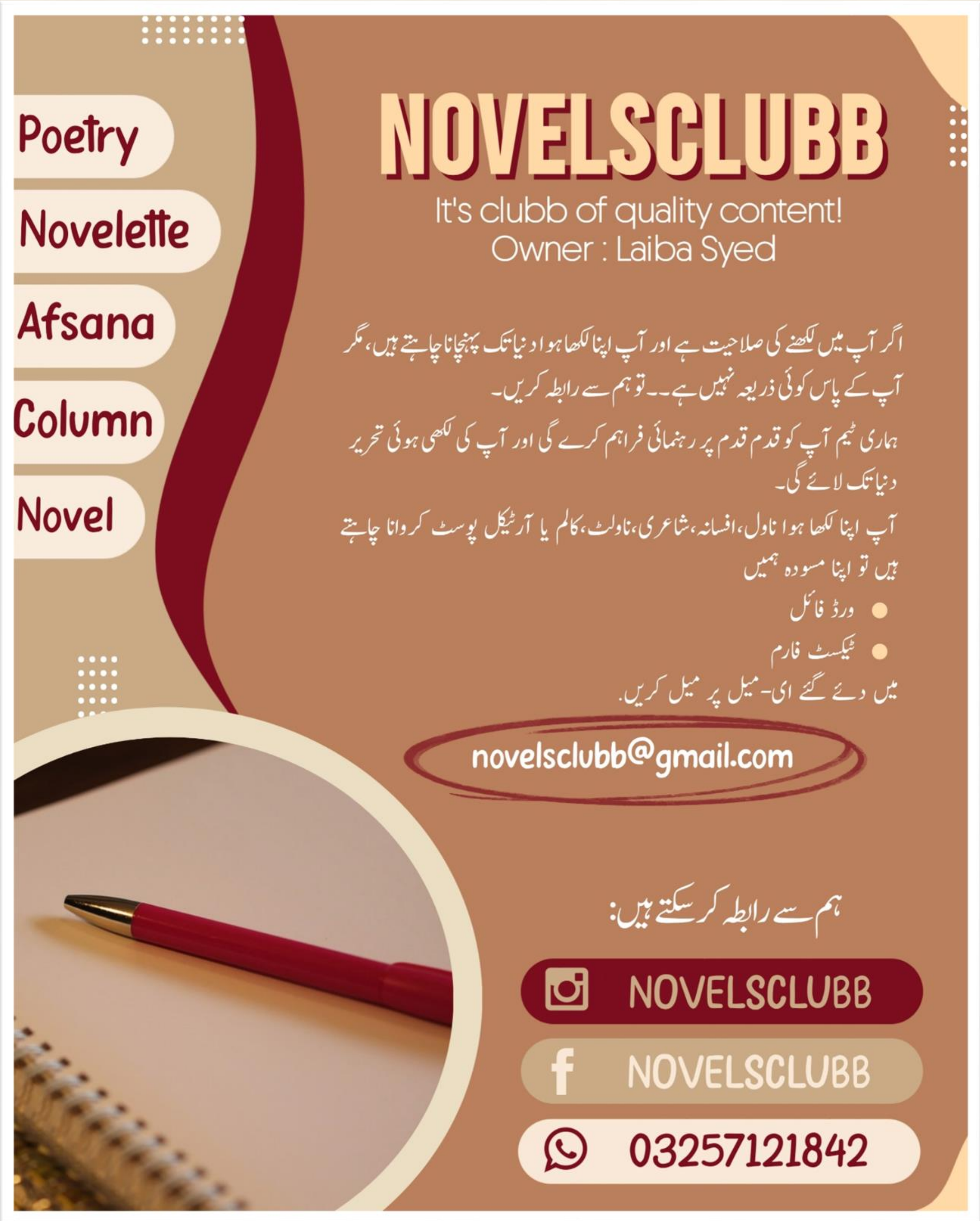
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

فنِ انتقام

از قلم

عیشال رحمٰن

Clubb of Quality Content!

ہر وار سوچا سمجھا ہوتا ہے، یہ فن ہے، غصّہ نہیں-

فنِ انتقام

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

از قلم عیشال رحمٰن

تمہید:

فنِ انتقام ایک جرم اور راز سے بھری ہوئی کہانی ہے۔ اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اس ناول کا پلاٹ، خیال اور ہر موڑ میں نے خود سوچا اور تراشا ہے۔ یہ ناول خاص طور پر اُن لوگوں کے لیے ہے جو میری طرح دنیا میں انصاف نام کی شے کو حقیقت بنتا دیکھنا چاہتے ہیں، یا پھر ان لوگوں کے لیے جو اکثر صحیح اور غلط کے چناؤ میں بھٹک جاتے ہیں۔یہ تحریر میری زندگی کے چند اہم لوگوں کے نام بھی ہے، آپ کے بغیر یہ سفر ممکن نہیں تھا۔یہ میرا پہلا ناول ہے، لہٰذا اگر کہیں کوئی کمی یا غلطی محسوس ہو تو در گزر کیجیے گا۔

شکریہ۔

Clubb of Quality Content!

پندار کے خوگر کو، ناکام بھی دیکھو گے؟

آغاز سے واقف ہو، انجام بھی دیکھو گے؟

رنگینی دنیا سے، مایوس سا ہو جانا

دکھتا ہوا دل لے کر، تنہائی میں کھو جانا

ترسی ہوئی نظروں کو، حسرت سے جھکا لینا

فریاد کے ٹکڑوں کو، آہوں میں چھپا لینا

راتوں کی خاموشی میں، چھپ کر کبھی رو لینا

مجبور جوانی کے، ملبوس کو دھو لینا

جذبات کے وسعت کو، سجدوں سے بسا لینا

بھولی ہوئی یادوں کو، سینے سے لگا لینا

(فیض احمد فیض)

پہلا باب:

اسلام آباد میں صبح کی روشنی پھیل چکی تھی، اتوار ہونے کی وجہ سے روڈ پر زیادہ ٹریفک نہیں تھی، ایک نئی صبح ایک نیا آغاز۔ آسمان خوبصورت نیلے رنگ کے شیڈ میں لپٹا ہوا تھا، اور ہلکی سی بارش نے شہر کو مزید حسین بنا دیا تھا۔ اسی شہر میں، مارگلہ ہلز کی سمت ایک عالیشان گھر واقع تھا، سفید دیواروں نے اسے اپنے حصار میں لیا ہوا تھا، جن پہ اندر کی طرف سے ایک درخت اپنی شان سے کھڑا تھا، کچھ جامنی پھول نیچے گرے ہوئے تھے۔ جعفر ہاؤس میں چڑیا کے چہچہانے کی آوازیں آرہی تھیں، ملازم ناشتے کی تیاری میں مصروف تھے۔

Clubb of Quality Content

جعفر ہاؤس ایک تین منزلہ عمارت تھی، یہ گھر بہت محنت اور پیار سے بنایا گیا تھا۔ سب سے اوپر والے فلور کے سامنے والے کمرے میں داخل ہو تو ایک مارون تھیمڈ سیٹ اپ ملتا ہے، اس کمرے میں پردے، بیڈ شیٹ، سب کچھ مارون اور کریم رنگ کا تھا۔ وہ کمرہ بے حد وسیع اور خوبصورت تھا، کمرے میں داخل ہوتے ہی سامنے ماسٹر بیڈ موجود تھا، اور

اوپر لگے شاندار فانوس سے پورے کمرے میں خوبصورت سنہری روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اس کمرے میں اب ایک لڑکی اپنے سر پر دوپٹہ ٹھیک کر رہی تھی، اس کا گلابی کرتہ اور سفید پاجامہ اس صبح کی طرح پیارا تھا۔ گہرے بھورے بالوں کی لٹیں اس کے چہرے پر گر رہی تھیں، برابر قد اور نکھری رنگت کی پیاری سی لڑکی تھی۔ اس کی آنکھیں، اُف! کتنے لوگ ان آنکھوں کے اسیر ہوئے، سنہری آنکھیں جو اپنے عکس پر مسکرا رہی تھیں۔ اس کے گلے میں ایک چمکتا ہوا چاند کے نقش کا پینڈنٹ تھا، جو "کسی" اہم شخص نے اسے ہائی اسکول میں دیا تھا۔ اس نے نیچے ڈائننگ روم کی طرف اپنے قدم بڑھائے، ڈائننگ روم سفید پردوں، ٹیبل اور کرسیوں سے سجا ہوا تھا۔

Clubb of Quality Content!

"السلام علیکم داداجان" ماہ وین نے آصف جعفر کو پیچھے سے گلے لگا کر کہا، وہ لاڈلی تھی اپنے دادا کی جو اس سے بھی بہت پیار کرتے تھے۔ دادا نے مسکرا کر جواب دیا اور اس کے ساتھ ناشتے کے ٹیبل پر کھانے کے لیے بیٹھ گئے۔ صبح کی خاموشی اب دونوں کی باتوں سے ٹوٹ چکی تھی۔

***

آصف جعفر اور ان کی مرحومہ بیوی یاسمین ایک معزز اور مشہور خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا ایک ہی بیٹا تھا–شاویز جعفر – جو خود بھی ایک کامیاب بزنس مین بن چکا تھا۔ شاویز نے کینیڈا سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد وہیں ایک لڑکی، صبرینہ، کو پسند کر لیا۔ دونوں کی شادی پاکستان میں ہوئی، اور شادی کے بعد وہ کافی عرصہ پاکستان میں ہی سیٹلڈ رہے۔

شاویز اور صبرینہ کے دو بچے تھے– بڑا بیٹا، ستائیس سالہ حیدر جعفر، جو اپنے والد کا بزنس سنبھال رہا تھا۔ اس کی تین سال پہلے گل نور سے شادی ہوئی تھی، اور اب ان کا دو سال کا بیٹا، علی، تھا۔ شاویز کی چھوٹی بیٹی ماہ وین جعفر پچیس سال کی عمر میں کرمنل وکیل تھی– خاندان کی جان، اور اپنی تین دوستوں میں سب سے بڑی ہونے کا خاص رعب رکھتی تھی۔

ماہ وین اور حیدر کا بچپن پاکستان اور کینیڈا، دونوں میں گزرا تھا۔ مگر ماہ وین کو لاء کر کے پاکستان میں جاب کرنے کا شوق تھا، اور اسی شوق کو پورا کرتے ہوئے وہ آج اپنے دادا کے ساتھ رہ رہی تھی۔ اسے انصاف اور سچ سے گہرا لگاؤ تھا۔ وہ جہاں بھی ناانصافی دیکھتی، اس کا دماغ بھڑک اٹھتا۔

لیکن اسے یہ اندازہ نہ تھا کہ ایک دن اسے ناانصافی کسی اپنے کی زندگی میں دیکھنی پڑے گی۔ اور تب شاید حالات اس کی سمجھ اور برداشت، دونوں سے آگے نکل جائیں گے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

***

شام ہونے کو تھی، سورج ڈوب رہا تھا اور اسلام آباد کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہا تھا۔ اسی شہر میں ایک جگہ ریسنگ ٹریک تھا، بہت سے لوگ ارد گرد جمع تھے، شور مچا رہے تھے اس ایک شخص کے لیے جو تیزی سے Yamaha R6 چلا رہا تھا۔ اس کے ہیلمٹ نے اس کا چہرہ

چھپا رکھا تھا۔ سفید شرٹ پہ سیاہ جیکٹ پہنے ہوئے وہ کافی لڑکیوں کو امپریس کر چکا تھا۔ بارش تیز ہو چکی تھی، گیلی ریسنگ ٹریک پر اس کی بائیک ہوا سے بھی تیز دوڑ رہی تھی۔ لمحوں کا کھیل تھا اور آخر کار وہ جیت گیا۔ جیت کے فوراً بعد لوگ اس کے گرد جمع ہونے لگے، سیلفیاں لینے اور ہاتھ ملانے کے لیے۔

ہیلمٹ کے اندر وہ ہلکا سا منہ بنا رہا تھا، خاص طور پر ان چپکتی لڑکیوں کی وجہ سے جو بار بار تصویریں لینے کے بہانے قریب آ رہی تھیں۔ بس وہی لمحہ اس کا موڈ خراب کر گیا۔ بڑی مشکل سے وہ وہاں سے نکل کر اپنے دوستوں کی طرف گیا، جو اپنی بائیکس کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے ایک دوسرے کا دماغ کھا رہے تھے۔ وہ اسی بُرے موڈ کے ساتھ ہیلمٹ اتارتے ہوئے انھیں گھور رہا تھا۔

"ارے واہ، فیمس لوگ آئے ہیں!" ارحان نے ہنس کے کہا۔ حادی نے اسے گھورا۔

سرمئی آنکھیں، لمباقد، مضبوط بدن، اور گھنگھریالے بھورے بالوں والا ارحان رضا، اٹھائیس سال کی عمر میں ایس ایس جی کمانڈو میں میجر کے عہدے پر فائز تھا، اور اپنے ماں باپ کا شرارتی بیٹا۔ آرمی کی سخت ٹریننگ بھی اس کے تنگ کرنے اور مستی کرنے کے شوق کو ختم نہ کرسکی۔ اپنے دو دوستوں کے باعث یہ زیادہ باتونی تھا۔ اس کے خیال میں زندگی ایک ہی بار ملتی ہے، تو اسے کھل کے جینا چاہیے۔

ان تین دوستوں کے گروپ کا لیڈر رحاد قریشی عرف حادی، جس کا ہر دو منٹ کے بعد منہ سڑیل سا بن جایا کرتا تھا۔ تیز سیاہ گہری آنکھیں جن کے سحر میں جانے کتنے لوگ کھو جاتے تھے، ہلکی داڑھی، بھورے نرم بال جنہیں چھو کر محسوس کرنے کا دل ہر کسی کا چاہے۔ جم فریک اور مشہور اداکار ہونے کے باوجود وہ اکثر اسی ہیلمٹ کے سائے میں خود کو اپنے مداحوں سے بچاتا تھا۔

اسے چپکو لوگوں سے چڑ تھی، لیکن اس کے دوست سب سے زیادہ چپکو اور تنگ کرنے والے تھے۔ اب دل سے جڑے لوگوں سے بھی انسان چھپ سکتا ہے بھلا؟ حاد کو اپنے ماں باپ اور چھوٹے بھائی زین سے بہت پیار تھا، اس کی دنیا انہی چند اپنوں کے گرد گھومتی تھی۔

ان کے گروپ کا تیسرا اور سب سے بدمعاش منڈا، خضر زیدان۔ بھوری، گہری آنکھیں، دوستوں میں سب سے اونچا قد، اور ہر لڑکی کا کرش۔

اس کی زبان کافی تیز چلتی تھی، اور اس کی بائیک اس سے بھی دو قدم آگے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اپنا بچپن اور جوانی کینیڈا میں گزار کر اب والدین کے فیصلے پر پاکستان آ گیا تھا۔

امیر باپ کی اچھی بری اولاد-اچھا پیش آؤ تو میٹھی چاشنی، برا پیش آؤ تو زہر سے بھی کڑوا۔

اسے بزنس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی، لیکن اکلوتی اولاد ہونے کے باعث لاڈلے پن کا نتیجہ بھی اسے ہی بھگتنا پڑا تھا۔

اسے بس زندگی اپنی بائیک اور دوستوں کے ساتھ گزارنی تھی، نہ کہ CEO بن کر کام کرنا۔

"اور ایکٹر جی، آج کتنی لڑکیوں نے تمہیں اپنا پرنس چارمنگ بنایا؟" خضر نے اس کا منہ دیکھ کر چھیڑا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"دماغ مت گھماؤ میرا، تم دونوں!" حادی نے تنگ آ کر کہا، تو دونوں کی ہنسی نکل گئی۔

"حادی جی، آپ ہمارے میاں بنیں گے؟" ارحان نے لڑکی جیسی آواز نکال کر قہقہہ لگایا۔

"تم جیسے دوست دشمنوں کو بھی نہ ملیں!" حادی نے سر ہلا کر کہا۔

"دیکھو حادی، ہم بس اکلوتے پیس ہیں، ایسے ہی کسی کو نہیں ملتے!" ارحان نے مسکراہٹ کے ساتھ چھیڑا، اور خضر نے اسے آنکھوں سے وارننگ دی۔

"ابھی بتاتا ہوں میں کہ کون سے آئیٹم پیس ہو تم دونوں!" حادی نے ہاتھ سے مکا بنایا تو وہ دونوں پیچھے ہٹ گئے۔

اس سے پہلے کہ حادی ان کی ہڈی توڑتا، وہ دونوں بھاگ چکے تھے۔

خضر اور ارحان آگے آگے اپنی جان بچاتے بھاگ رہے تھے اور حادی ان کے پیچھے پیچھے۔

اسلام آباد کی گلیوں میں ان کی چیخیں اور قہقہے گونج رہے تھے۔

چاند نکل چکا تھا۔

کون جانتا تھا کہ کیسا سیاہ اندھیرا ان کی زندگیوں میں آنے والا ہے-ایسی سیاہی جو ان میں سے ایک کی پوری دنیا اجاڑ دے گی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کچھ دوست ہمیشہ روشنی میں نہیں رہ پاتے۔

نا چاہتے ہوئے بھی، کچھ کو اندھیرے کی طرف گھسیٹ لیا جاتا ہے۔

یہی اس ظالم دنیا کا دستور ہے۔

***

شام پھیل رہی تھی، بارش تھم چکی تھی۔ کچھ ہی دیر میں رات کا پہلا پہر شہر کو اپنے اندھیرے میں لپیٹنے لگا۔ اسی شہر کے ایک کیفے میں کافی کی خوشبو ہر سو مہک رہی تھی۔ نرم روشنی، آرام دہ صوفے اور لکڑی کی کرسیاں، دیواروں پر آویزاں خوبصورت آرٹ ورک اور ننھے سبز پودے۔۔سب مل کر اس جگہ کو خاص کشش دے رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اسی کیفے میں تین سہیلیاں ایک میز کے گرد بیٹھی تھیں۔ ان کے قہقہے فضا میں گونج رہے تھے، اور منظر ان کے ہونے سے اور بھی خوش رنگ لگ رہا تھا۔

"یہ پانچواں لڑکا تھا جس نے مجھے ہسپتال میں پرپوز کیا۔ ہسپتال ہے یا میرج بیورو!" زوحل نے آنکھیں پھیلا کر بتایا۔ وہ اپنی زندگی کی ہر بات انہی سے شیئر کرتی تھی۔ یہ تینوں دوست کم، بہنیں زیادہ تھیں۔

"اَف! تم ہو ہی اتنی پیاری کہ ہر کوئی تم پر فدا ہو جاتا ہے۔ میں اگر لڑکا ہوتی تو کب کی تمہیں اپنی بیوی بنا چکی ہوتی۔" نور نے شرارت سے کہا۔ ماہ وین خاموش مگر مسکراتے ہوئے ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی۔

"استغفر اللہ! تھوڑی شرم کر لیا کرو!" اس نے سر ہلایا۔

"ارے جانِ جہاں، ابھی تو ہم نے اپنی عاشقی دکھائی ہی کہاں ہے!" ماہ وین نے موقع نہ چھوڑا۔

"ماہ، تم تو بے وفائی کر گئی! کل تک تم میری سویٹ ہارٹ تھی!" نور نے ڈرامائی انداز میں دل پر ہاتھ رکھا۔

"تم دونوں عاشق بننا بس کرو گی اب؟" ماہ وین نے گھور کر کہا۔

"ہائے! کیسی ظالم دوست ہے میری، تمہارے شوہر کو دس کلو کا سلام!" زوحل نے کرسی پر ٹیک لگا کر نوٹنکی کی۔

"اَف، سوچو! اگر ماہ کا شوہر بھی اس جیسا کھڑوس نکلا تو ہمارا کیا بنے گا؟" نور نے سنجیدگی سے کہا، اور زوحل فوراً متفق ہو گئی۔ اتنا غور شاید انھوں نے کبھی امتحان میں بھی نہیں کیا تھا۔

"آئن اسٹائن بننا ہے تم دونوں نے، جو میرے شوہر کے کھڑوس ہونے تک کے اندازے لگا رہی ہو؟"ماہ وین نے ہاتھ سینے پر باندھ کر واقعی وارننگ دے دی۔

"ہائے، کیسا زمانہ آگیا! دوست بھی پرائے ہو گئے۔"زوحل نے افسوس سے ڈرامہ کیا۔

"میرا صبر جواب دے رہا ہے!"ماہ وین نے آنکھیں تنگ کر کے گھورا۔

"کوئی اسے لیموں پانی پلائے تاکہ اس کا دماغ ٹھنڈا ہو جائے!"زوحل نے جھرجھری لی۔

"یار، کوئی مزے کی بات بتاؤ!"نور نے سیدھا بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ماہ، تمہارے بابا نے واقعی تمہاری بات طے کی تھی جب تم کینیڈا میں تھی؟" زوحل نے تجس سے پوچھا۔

"ہاں، بات طے کی تھی، مگر پھر گھر میں اس پر زیادہ بات نہیں ہوئی۔ اُس وقت میری پڑھائی چل رہی تھی، اب پتا نہیں..." ماہ وین نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہ دکھنے میں کیسا تھا؟" زوحل نے فوراً جھک کر پوچھا، اور ماہ وین اپنی ہنسی نہ روک سکی۔

"پیارا تھا، دیکھنے میں بھی اچھ تھا، مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ مجھے اُس سے محبت یا کچھ اور ہو گیا تھا!" اس نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔

"چلو مان لیا کہ ہماری ماہ سخت لڑکی ہے!" زوحل نے ڈرامائی انداز میں کہا، اور سب کے قہقہے گونج اٹھے۔

نورالعین اور زوحل، ماہ وین کی بچپن کی سہیلیاں تھیں۔ تینوں نے گریڈ تھری تک ساتھ پڑھا تھا، پھر نور اور ماہ وین کے خاندان کینیڈا چلے گئے، مگر ملک بدلنے کے باوجود دوستی قائم رہی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نورالعین زمان - اپنے ماں باپ اور بھائی کی لاڈلی، باتونی اور چلبلی سی لڑکی۔ اسے ہنسی مذاق میں خوشی ملتی، اور دوسروں کو خوش کرنا اس کا ہنر تھا۔ چوبیس سال کی، متناسب قدو قامت، خوبصورت نقوش، ہلکی بھوری آنکھیں، اور ہنسمکھ چہرہ۔ فیشن ڈیزائنر ہونے کے ساتھ ساتھ وہ دلوں کی محبت بھی اپنے لیے ڈیزائن کر لیتی تھی۔

زوحل فاطمہ- گہری بھوری آنکھوں والی، سلیقہ شعار، مگر شرارت سے بھرپور۔ دوسروں کے مسائل حل کرنے میں پیش پیش، مگر اپنے دل کے زخموں پر خاموش۔ بظاہر ڈیسنٹ، مگر اگر کسی نے پنگا لیا تو تاریخ یاد کروادے۔ دوستوں کے درمیان ٹھرکی، ڈرامے باز، باتونی -مگر اجنبیوں کے سامنے محتاط اور خاموش۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کارڈیالوجسٹ ہو کر بھی کتنے دل اُس پر فدا ہو چکے، مگر اب وہ ان دلوں کا علاج تھوڑی کرے گی؟ رعب جھاڑ کر سائیڈ پر دماغ کھانے بیٹھ جائے گی۔ محبت سے اُسے بھی سخت چڑِ تھی، مگر قسمت کب کس کا ساتھ بدل دے، یہ کون جانتا ہے؟

اسے بس نارتھرن ایریاز کے کسی کونے میں بیٹھ کر سکون سے سونا اور کھانا تھا۔ اگر کسی کو اس کا دل خوش کرنا ہوتا، تو بس چپلی کباب اور نان پیش کر دو-اف! اس کا پسندیدہ کھانا تھا یہ۔

"چلو حسینوں، میں جا رہی ہوں، آج میری ڈیوٹی ہے۔ "زوحل نے دونوں کو گلے لگایا، جاتے جاتے ہاتھ میں کافی اٹھائی، اور باہر کی جانب بڑھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باہر ہلکی سی ہوا چل رہی تھی، ٹھنڈا موسم اس شہر پر خوب جچ رہا تھا۔ زوحل گنگناتی ہوئی اپنی گاڑی کی طرف جا رہی تھی۔ خود میں مگن، وہ ارد گرد نظر دوڑانے سے پہلے ہی پرہیز سیکھ چکی تھی۔

اور یہ لو-لگ گئی نا!

زوحل کا ایک لمبے قد والے سے زوردار ٹکراؤ ہوا، اور یہاں اس کا دماغ گھوم گیا۔ ایک تو یہ چھ فٹ کا برج خلیفہ اوپر سے آن ٹپکا، اور اب کہہ رہا ہے، "لگی تو نہیں؟"

زوحل نے اسے ایسی نظروں سے دیکھا جیسے کھا جائے گی، پیشانی سہلا کر سیدھی ہوئی۔

"تم!... چھ فٹ کے لمبے برج خلیفہ! اندھے! اتنا اونچا قد ہے تو دیکھ کر چلا کرو نا!"

Clubb of Quality Content

زوحل کا دل چاہا کہ اپنی بچی کچی کافی اسی کے منہ پر انڈیل دے۔

"برج خلیفہ تو لمبا اونچا ہی ہوتا ہے، محترمہ۔ خیر، پانچ فٹ کی عورت اوپر دیکھ کر بھی چل سکتی تھی!"

سامنے والے نے ہنسی دبا کر کہا۔

"او ہیلو ! میں کوئی بوڑھی عورت نہیں،اور آپ نیچے بھی دیکھ سکتے تھے !"

اس کا غصہ اب ابلنے کو تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کافی بھی میری فیورٹ شرٹ پر گرادی،اور اب جھگڑ بھی مجھ سے رہی ہیں ؟"

اب زوحل کی نظر اس کی سفید شرٹ پر پڑی، جس پر کافی کے داغ نمایاں تھے۔

"لیکن پیسے تو میں نے دیے تھے نا کافی کے، تو نقصان میرا ہوا نا!"

لو جی،ڈرامہ شروع۔

"یا اللہ، کدھر پھنس گیا ہوں میں..."

اس نے سر جھٹک کر کہا۔ "آپ کو تو ڈراموں میں ہونا چاہیے!"

زوحل اس بات پر تلملا اٹھی۔

"کیوں؟ تمہیں اس ڈرامے میں میرا کو-ایکٹر بننا ہے؟"

غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔

"ویسے آئیڈیا تو برا نہیں ہے..."

وہ آگے جھک کر مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس سے پہلے کہ زوحل واقعی اس کا حشر کر دیتی، پیچھے سے نور کی سیٹی گونجی۔ زوحل کے چہرے کا رنگ دیکھ کر اس کی ہنسی بند ہی نہیں ہو رہی تھی۔ بالآخر اس نے بمشکل خود کو سنبھالا۔

"آخر کار تم نے میرے بھائی سے مل ہی لیا!"

نور نے مسکراتے ہوئے کہا، اور زوحل حیرت سے پلٹی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"مائے سیلف، ارحان رضا۔"

ارحان نے مسکراتے ہوئے تعارف کروایا۔

اول تو زوحل نے نظریں گھمائیں، پھر سوچا- چلو اچھا ہے، کم از کم اس ارحان نے باقیوں کی طرح ہاتھ تو نہیں بڑھایا۔ اسی بہانے اس نے اپنا بگڑا موڈ بھی قابو میں کر لیا۔

"زوحل فاطمہ۔"

نور نے فوراً فخر سے کہا، جیسے اعلان کر رہی ہو کہ زوحل میری خاص دوست ہے۔

"نور آپ کے بارے میں کافی بتا چکی ہیں۔"

ارحان نے اپنی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"نور نے آپ کا کبھی ذکر کیا ہی نہیں۔"

زوحل کہاں باز آنے والی تھی، سیدھا نشانہ مارا۔ نور بس ان دونوں کو دیکھتی رہ گئی۔

"آپ سے مل کر اچھا لگا، مس زوحل۔"

ارحان نے مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"آپ سے مل کر بہت برا لگا، مسٹر ارحان۔"

زوحل نے اسی کے انداز میں جواب دیا۔

"ارحان-1، زوحل-5!"

نور نے بے ساختہ ہنسی دبا کر کہا، اور زوحل کو خدا حافظ کہہ کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔

ارحان بھی اپنی ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھا، مگر رک کر پلٹا۔

"امید ہے، ہم دوبارہ ملیں گے۔"

"اللہ نہ کرے!"

زوحل کے جملے پر وہ قہقہہ لگا کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔

انھیں جاتا دیکھ کر زوحل نے بھی اپنی گاڑی کا رخ کیا۔

"ہنسی اچھی ہے اس کی..."

خود سے زیرِ لب کہا، اور فوراً اپنی ہی سوچ پر منہ بنالیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

دور کہیں قسمت کا Level1 کھل چکا تھا- اب یہ تو قسمت ہی بتائے گی کہ یہ دونوں کیسے جڑنے والے ہیں۔

***

شہر کے باہر ایک چائے کا ڈھابہ تھا۔ وہاں ابھی زیادہ لوگ نہیں تھے۔ تیز ہوا چلنے کی وجہ سے درختوں کی شاخیں ہل رہی تھیں اور کچھ پتے نیچے گر رہے تھے۔ آسمان پر بادل گرجنے لگے تھے۔

اسی لمحے، جنگل کے درختوں کے پیچھے سے ایک سایہ نمایاں ہوا۔ سیاہ چوغہ پہنے وہ شخص تیز قدموں سے چل رہا تھا۔ قریب سے بھی دیکھ کر اندازہ نہیں ہوتا تھا کہ یہ کون ہے؟ مرد؟ یا عورت؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سیاہ چادر، سیاہ کیپ، اور ہاتھوں میں سیاہ گلوز- کوئی بھی اسے دیکھے تو یقیناً شل ہو جائے۔ وہ ڈھابے کے قریب آیا تو ماسک کے پیچھے اس کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ ابھری۔ اس کے قدموں کی چاپ گونجی تو لوگوں کی نظریں اس پر جا ٹھہریں، لیکن اس کی نظریں ایک ہی شخص پر ٹکی ہوئی تھیں۔

ڈر کے مارے وہ شخص ہل بھی نہ پایا۔ اکتیس سالہ وہ شخص یوں کانپ رہا تھا جیسے اس کے سامنے موت کا فرشتہ کھڑا ہو۔

آگے بڑھ کر اس نے اسے گریبان سے پکڑا اور گھسیٹ کر دوسری طرف لے گیا۔ منظر اتنا خوفناک تھا کہ کسی میں بھی اس شخص کو بچانے کی ہمت نہیں تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ اسے گھسیٹتے ہوئے جنگل کے اندر لے جا چکا تھا۔ اس شخص نے چیخ کر معافی مانگی، مگر وہ باز نہ آیا۔ مکے، لاتیں اور تھپڑوں کی برسات کرتا گیا۔

اس شخص کے منہ اور ناک سے خون بہہ رہا تھا، اور چہرے پر زخموں کے نشان نمایاں تھے۔

سامنے والے نے جیب سے چھری نکالی۔ ماسک کے پیچھے اس کی آنکھوں میں ایک چمک تھی—ایک ڈراؤنی، وحشی چمک۔ ایک جھٹکے سے اس نے وہ چھری اس شخص کے پیٹ میں ماری، پھر آہستہ آہستہ اندر کی طرف گھساتا گیا۔

جنگل میں ایک زوردار چیخ گونجی، پھر مکمل خاموشی چھا گئی۔ ہر طرف صرف خون پھیلا ہوا تھا۔

مگر اس کے مردہ وجود کو دیکھ کر بھی سامنے والے کو رحم نہ آیا۔ وہ چھری سے وار کرتا گیا، ایک دم نکال کر واپس گھسا دیتا۔ وہ اس کے وجود کو چھلنی چھلنی کر چکا تھا۔

چھری پیٹ سے نکلی اور سیدھی آنکھوں میں دھنس گئی۔ وہ رکا نہیں، وہ اسے مارتا ہی گیا۔ کوئی اور ہوتا تو اتنے خون سے پیچھے ہٹ جاتا، مگر وہ شخص نہیں—وہ تو جیسے اپنا شوق پورا

کر رہا تھا۔

یہ شوق ہی تو تھا... اس کا ایک فن تھا۔

***

قریشی ہاؤس میں ہل چل مچی ہوئی تھی۔ آج گھر والے کہیں جانے والے تھے، سب تیاریوں میں مصروف تھے۔

یہ تین منزلہ گھر کافی خوبصورتی سے سجا ہوا تھا۔ اس گھر کی ہر چیز اور ہر سیٹنگ گھر کی سب سے بڑی، دادی صاحبہ زرینہ اسفند نے کی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یہ ایک شیشے کا محل لگتا تھا؛ لمبی دیواریں، کھلی کھلی کھڑکیاں، لمبے دروازے، اور عمدہ انداز میں سجے ہوئے کمرے۔ اس گھر کی ہر چیز اسے اور بھی حسین بناتی تھی۔

کون جانے ان سفید دیواروں میں کیسی سیاہی آنے والی تھی۔

اسفند قریشی اور ان کی بیوی زرینہ اسفند نے زندگی میں خوب محنت کر کے اپنے بچوں کی خوشی کے لیے ایک پیاری زندگی بنائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ان کے تین بچے تھے؛ دو بیٹے اور ایک بیٹی۔

بڑا بیٹا بچپن میں ہی بیمار ہونے کی وجہ سے دم توڑ گیا، اور دوسرے بیٹے، حارث قریشی نے اپنے بڑے بھائی کی موت کے بعد سب کو جوڑے رکھا۔ وہ اس گھر کے لیے ایک سپورٹر بن گئے۔

حارث نے شادی پاکستان میں اپنی ماں کی پسند سے کی، ثانیہ بیگم سے، اور اس کی زندگی میں کافی خوشیاں لوٹ آئیں۔ اس کے بعد، اس کی زندگی اپنے بیٹوں کے گرد ہی گھومتی رہی، اور ان سب کو لے کر اس کے بہت ارمان تھے۔

اپنے بچوں کو وہ کینیڈا لے گیا جب اس کا بڑا بیٹا پانچویں میں تھا۔

اسفند قریشی کی بیٹی، ماہ رخ قریشی، اپنے باپ کی لاڈلی تھی۔ وہ ہنس مکھ سی خوبصورت عورتوں میں سے ایک تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس کے باپ نے اسے مان اور امیدوں کے ساتھ پڑھایا۔

لیکن چیزیں بگڑ گئیں۔ شاید انسان قسمت کے لکھے سے چاہ کر بھی نہیں لڑ سکتا۔ شاید انسان غلط اور صحیح میں چناؤ نہیں کر پاتا جب آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی ہو۔

ماہ رخ کو زمینوں والے دشمن سے محبت ہو گئی تھی،اور دوسری طرف ذوالفقار ملک کے بھی جذبات کچھ ویسے ہی تھے۔

لیکن خاندانوں نے رضامندی سے انکار کر دیا،اور پھر ہر بے بس لڑکی جو پیار کو چنتی ہے، اسی طرح ماہ رخ شادی کر کے بھاگ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس کے نتائج میں اسفند صاحب کو ہارٹ اٹیک ہوا،کون ایسے صدموں کو سہہ پائے گا۔

ناراضگی ہوئی،خاندانوں کا جھگڑا ہوا،پھر چیزیں تھوڑی پہلے جیسی ہو گئیں۔

زرینہ بیگم نے اپنی بیٹی کو معاف کر دیا۔ وہ کیسے نہ کرتی معاف؟ اسی بیٹی کو ناز اور پیار سے پالا تھا۔ ہر ماں سخت دل نہیں ہو سکتی۔

ماہ رخ کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی، جسے رباب نام دیا گیا۔ اولاد ہونے کے باوجود بھی ذوالفقار کے والد، ملک سجاد نے ماہ رخ کو بہو نہ مانا۔

وقت تیزی سے گزرا اور آخر کار ملک صاحب مان گئے۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

پھر اچانک ایک دن خبر آئی کہ ماہ رخ قریشی اب زندہ نہیں رہی۔ اس کی موت اچانک تھی، بغیر وجہ کے۔

اور قریشی خاندان ایک بار پھر ٹوٹ چکا تھا۔ اس بار بھی جوڑنے والا حارث قریشی ہی تھا۔

دوپہر کے کھانے کے لیے سب بیٹھے ہوئے تھے۔ڈائننگ روم کافی بڑا اور شاندار تھا۔

سامنے والی کرسی پر زرینہ بیگم بیٹھی ہوئی تھیں۔ان کے دائیں طرف حارث اور ان کی بیوی سانیہ،اور بائیں طرف حادی اور زین۔

زین قریشی حادی کی کاپی ہی تھا حسن میں،سوائے اس کی آنکھوں کے جو ہلکی بھوری تھیں۔

Clubb of Quality Content

"اے ہائے دادی! آئی لو یو، کیا مست بریانی بنائی ہے؟"زین نے بریانی کا ذائقہ چکھتے ہوئے کہا۔یہ اس کا پسندیدہ کھانا تھا۔

"کھانے کے علاوہ بھی کچھ کر لیا کرو، زین میاں۔ "حادی نے اسے دیکھ کر مسکراہٹ دبا کر کہا۔

"میرے کھانے کو ہی نظر لگاتے ہو تم بس، شرم ہی نہیں ہے!"اس نے نوالہ کھاتے ہوئے منہ بنایا، جس پر سب ہنس دیے۔

"کم ان یار، بائیس سال کے ہو جاؤ گے، پھر بھی بچکانہ حرکتیں۔"حادی نے اس سے بڑے ہونے کے ناتے نصیحت دی، جو کہ زین کو دشمنوں کی کرتوتوں سے بھی بری لگتی تھی۔

"اٹ لیسٹ میں منہ پر بارہ تو نہیں بجاتا۔"زین نے بھی واپس ٹوکا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ذرا سی شرم جو آئے تمھیں؟"

"آپ سے وراثت میں ملا ہے جی!" زین نے پلکیں جھپکائیں، معصوم بننے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے۔

"اچھا بس کرو تم دونوں اور آرام سے کھانا کھاؤ۔" زرینہ بیگم کے کہنے پر حادی چپ ہو گیا۔

"تم دونوں تیار رہنا سات بجے تک، یاد ہے نا؟" ثانیہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیوں؟ کہیں جانا ہے ماما؟" حادی نے پوچھا۔ سب نے ایسے دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں:

"بیٹا تم کس دنیا سے آئے ہو؟"

"زیدان صاحب اور ان کی بیوی ماریا کی تیسویں ویڈنگ اینیورسری ہے۔"حارث صاحب کے کہنے پر اس نے بے ساختہ ہنسی پر قابو رکھا۔

"کسی کے پیار کو نظر نہیں لگاتے،جب انسان خود صبر میں ہو۔"زین نے جان بوجھ کر اسے چھیڑ کر کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

حادی نے اسے لمبی گھوری سے نوازا اور وہ بیچارہ زندہ بچنے کی دعا مانگ رہا تھا۔

"ویسے ماما،حادی کی 'وہ' آئے گی؟"زین نے تیز آواز میں ثانیہ سے پوچھا،جو بس ان کی حرکتیں دیکھ کر سر ہلاتی رہی۔

"ہاں، آئے گی وہ اور اب تم دونوں انسان بن کے تیار ہو جاؤ۔" ان کے کہنے پر دونوں اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چل پڑے۔

"بھابھی، میری حورو رگی!" زین نے پکارا، حادی کے پیچھے۔ اور اس سے پہلے کہ وہ آکر اس کا دماغ ٹھکانے لگاتا، زین دروازہ بند کر چکا تھا اور باہر حادی بے بسی سے ہنس دیا۔

اپنے نفاست سے سجے کمرے میں داخل ہو کر حادی تیار ہونے گیا۔

اس کے کمرے میں ایک ماسٹر بیڈ، جس کی بیڈ شیٹ پردوں کے ساتھ مل رہی تھی، خوبصورت فرنیچر اور لمبی کھڑکی، جس سے سورج کی روشنی پھیل رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

سورج ڈھوبتے ہوئے اپنی کرنیں یہاں پھیلا چکا تھا۔

کچھ منٹ بعد وہ سیاہ شلوار قمیض میں نکل آیا۔اس کے دوستوں نے یہی پہننے کو چنا تھا،اور شلوار قمیض حادی پر ججتی بھی تھی۔

آئینے میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے وہ کافی گم سم سا تھا۔

ڈریسنگ ٹیبل پر اس کے پرفیومز اور پیاری گھڑیاں تھیں۔وہ اپنی آستینیں سیٹ کرتے ہوئے کسی خواب کا خوبصورت حصہ لگ رہا تھا۔

"پتا نہیں وہ کیسی دکھتی ہو گی اب... کیا اسے میں یاد ہوں گا؟ کیا وہ بھی مجھے یاد کرتے ہوئے اپنے پینڈنٹ کو دیکھتی ہو گی؟ جیسے میں چاند کو تکتا ہوں؟"

یہ ساری سوچیں اس کو پاگل کر رہی تھیں، لیکن وہ خوش بھی تھا۔ آخر کار اتنے سالوں بعد اس سے مل رہا تھا۔

***

سورج ڈوب چکا تھا، آسمان میں شام کی الگ خوبصورتی دکھائی دے رہی تھی، اور کمرے میں ہلکی روشنی پڑ رہی تھی۔ گھر میں ہلچل مچی ہوئی تھی، سب تیاریوں میں مصروف تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ماہوین اپنے آئینے کے سامنے موتی کے جھمکے پہن رہی تھی۔ اس نے سادہ مگر پیاری سی سیاہ قمیض پہن رکھی تھی، جس پر سنہری کڑھائی تھی، اور فرشی شلوار کے ساتھ گورگٹ والا دوپٹہ تھا۔

وہ ہر طرح سے خوبصورت لگ رہی تھی، سادہ میک اپ اور بال بنا کر۔ پھر وہ اپنے فون کی طرف گئی، جو بیڈ پر کب سے بج رہا تھا۔

نور کی ویڈیو کال دیکھ کر اس نے فوراً فون اٹھایا۔ نور، جو گلابی سوٹ میں حسین لگ رہی تھی، اس پر ٹھرک جھاڑ رہی تھی، اور اس کا موڈ خراب تھا کیونکہ اسے زیدان صاحب کے ایونٹ میں جا کر ان کے بیٹے خضر کا سامنا نہیں کرنا تھا۔

ماہ وین خوش تھی کہ وہ بھی اس کے ساتھ ہوگی، کیونکہ ان کے ماں باپ ایک دوسرے کو جانتے تھے، اس لیے انہیں بھی جانا پڑ رہا تھا۔

"اف ماہ، مجھے نہیں جانا!" نور نے غصے میں کہا، اور ماہ وین ہنس پڑی۔

"یار، اتنا اچھا تو ہے وہ خضر، تم کیوں تپ رہی ہو جی؟" ماہ وین نے موقعے کا فائدہ اٹھا کر چھیڑا۔

"ابے او، ایسا ویسا کچھ نہیں ہے، ایک نمبر کا چالاک ہے وہ!" نور اور تپ گئی۔

"جیسے تم بڑی معصوم ہو!" ماہوین نے ہنس کر کہا، اور نور کا دل چاہا کہ فون میں گھس کر اسے مارے۔

"میری دوست ہو یا اس کی؟ بے وفا!" نور نے سر ہاتھ میں پکڑ کر کہا۔

"نور جانو، ہم تو آپ کے ہیں-" ٹھرک جھاڑنا، وہ بھی غلط وقت پر-

"توبہ ہے، میں آئندہ تمہیں کال نہیں کروں گی۔"

"ٹرسٹ می، آئندہ مجھے ہی کرو گی!" زور سے ہنس کر اس نے نور کو لال کر دیا۔

"جا رہی ہوں میں، کال کاٹ کے۔" اس نے منہ بنا کر کہا۔

"ہاں ہاں، کاٹو، لیکن خضر جی کے بارے میں زیادہ نہ سوچنا۔" یہ کہتے ہوئے ماہ وین نے کال کاٹ دی۔ کون اپنی موت کو دعوت دیتا ہے؟

مسکرا کر وہ نیچے گئی، جہاں سب گاڑی میں اس کا انتظار کر رہے تھے۔ پیچھے بیٹھ کر وہ کھڑکی سے شام کے ڈھلتے ہوئے مناظر دیکھتی رہی۔

اس کی سوچیں بھی اس شخص کے بارے میں تھیں، جس سے یہ منسوب تھی۔

اپنے پینڈنٹ کو ہاتھ میں گھماتے ہوئے، وہ پرانی یادوں پر مسکرا دی۔ کچھ لوگ بس دل کے لیے اہم ہو جاتے ہیں، ان کے اہم ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہوتی، لیکن نجانے کیوں ہم اپنے دل کا ایک حصہ انہیں دے دیتے ہیں۔ یہ وہ جذبہ ہے جس کے بارے میں ماہ وین اکثر نہیں سوچ پاتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ اس جذبے کے بارے میں سوچ کر قسمت سے کھیلنا نہیں چاہتی۔ کون جانے، قسمت کی لکیریں کیا تہہ کر چکی تھیں۔

***

سولہ سال قبل۔

یہ منظر ایک گھر کے سہن کا تھا۔ لمبی دیواریں، ہر طرف پودے، شہر کے خوبصورت گھروں میں سے ایک۔ سہن میں کچھ تتلیاں گلابوں کے آس پاس اڑ رہی تھیں۔ اس سہن میں ہر قسم کے اور ہر رنگ کے گلاب تھے، اور پودے اسے اور بھی حسین بنا رہے تھے۔

سہن کے گرد پرندوں کے چہچہانے کی آوازیں گونج رہی تھیں، خوبصورت درخت مضبوطی سے کھڑے تھے۔ سہن میں تقریباً کوئی نہ تھا، ہر طرف خاموشی کا راج تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسی پہر ایک سات سالہ بچی اپنے فٹ بال کے ساتھ کھیلتی ہوئی سہن میں آئی۔ وہ کافی پیاری تھی، سبز آنکھیں اور حسین نقوش رکھتی تھی۔ کھیلتے ہوئے وہ آگے بڑھی اور اس کی نظر گھاس پر بیٹھے ایک پرندے پر پڑی۔

ایک سفید پرندہ شاید آرام کر رہا تھا، لیکن اس بچی کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی۔

اس نے ارد گرد دیکھا اور ایک شاخ اٹھائی، پھر وہ واپس اسی جگہ گئی۔ شاخ کافی بھاری تھی، لیکن شاید اس بچی کو بس اپنے اس عجیب کھیل کا ہی احساس تھا۔ وہ پرندے پر اپنا سایہ ڈال کر کھڑی ہوئی۔

اور بس، ابھی پرندہ اڑتا ہی کہ اس بچی نے زور سے شاخ اس پر دے ماری۔ شاخ اتنی زور سے لگی کہ پرندہ دم توڑ گیا۔ ہر طرف خون پھیل چکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سہن کے اس حصے میں گھاس خون سے گیلی تھی، اور بچی بس اس مرے ہوئے پرندے کو چہرے پر سکون دینے والی مسکراہٹ سجائے دیکھ رہی تھی۔

پرندے کے مرنے پر باقی پرندے بھی خوف کے مارے اڑ گئے۔ وہ دہشتناک نظر سے انہیں دیکھتی رہی، جیسے اسے یہ کرنے سے تسکین ملی ہو۔ اب وہ واپس مطمئن چہرہ لیے، ہاتھ میں فٹ بال پکڑے، گھر کی طرف روانہ ہوئی۔

یہ گھر جتنا خوبصورت لگتا تھا، اتنا ہی اندر سے ظلم اور برائی سے بھرا ہوا تھا۔ اس گھر میں ہر شخص کی سوچ بری اور خطرناک تھی، زہریلی سازشوں کا مالک۔ ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی، کچھ تو بس تباہی کی پہلی جھلک ہوتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

***

حال:-

زیدان ہاؤس ہر سال کی طرح سجا ہوا تھا۔ یہ گھر کافی عالیشان اور خوبصورت تھا۔ آج کے ایونٹ کا ڈیکور تھیم سنہرا اور سفید تھا۔ پورا لان لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ زیدان فیملی کے ایونٹس میں کافی مزہ آتا تھا کیونکہ وہ لوگ خود خوش مزاج تھے۔

"ندیم، جاؤ خضر کو بلاؤ، پتا نہیں کہاں ہیں وہ اور اس کے دوست۔"ماریا زیدان ملازم سے کہہ کر باقی کام دیکھنے لگی۔

ملازم اوپر والی منزل کی طرف گیا۔ اوپر سب کچھ ایسے سیٹ تھا جیسے کسی خواب میں ہو، ہر چیز اپنی جگہ پر تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اسی منزل میں دائیں طرف ایک بڑی سی اسٹڈی تھی، اور اس کے سامنے خضر زیدان کا کمرہ۔ ملازم نے باہر سے آواز دی اور اندر سے "آرہے ہیں" کا جواب ملا۔

کمرے کے اندر بائیں طرف خضر کے سارے میڈلز اور کامیابی کے سرٹیفکیٹس رکھے ہوئے تھے۔ وہ پڑھاکو نہیں تھا، لیکن بغیر پڑھے بھی عجیب طرح ٹیسٹ میں پاس ہو جاتا تھا۔

اس کے ساتھ ایک بڑا سا وارڈروب تھا جس میں اس کے سارے کپڑے نفاست سے رکھے ہوئے تھے، اتنے کپڑے اس کی ہونے والی بیوی کے بھی نہیں تھے جتنے اس معصوم کے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کھڑکیوں پر پردے لگے ہوئے تھے اور کمرے میں روشنی کی تیز کرنیں پھیل رہی تھیں۔

اسی کمرے میں خضر صوفے پر لیٹا ہوا تھا، حادی بیڈ پر بیٹھا جمائیاں لے رہا تھا، اور ارحان صاحب آئینے کے سامنے ناجانے کون سا شو کر رہے تھے۔

"ارحان، بس بھی کر دو! کتنا دیکھو گے خود کو؟" خضر نے چڑ کر کہا۔

"اب میرے حُسن سے جلتے ہو نہ تم سب!" ارحان نے بالوں میں کنگھی مار کر کہا۔

"انیور سری انکل، انٹی کی ہے، تمہاری نہیں۔" حاد نے آنکھ گھما کر کہا اور ارحان نے بس اسے گھورا۔

"ہونہہ! جلتے ہو مجھ سے سب!" ارحان نے کڑوا منہ بنایا اور خضر نے ٹسک ٹسک والی آواز نکالی۔

Clubb of Quality Content!

"تم جیسے دوست ہوں تو انسان رونے ہی لگ جائے۔" خضر نے ڈرامائی انداز میں کہا۔

"بس تم لوگوں سے کبھی میری خوشی ہضم نہیں ہوتی۔" ارحان نے افسوس سے سر ہلایا۔

"ہاں ہاں، آپ تو حسنِ ملکہ ہیں۔" خضر نے تھوڑی تمیز سے کہا اور حاد کا دل چاہا کہ سر دیوار پر دے مارے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ملکہِ حسن۔" حاد نے ہنسی دبا کر کہا اور خضر بس دیکھتا گیا۔

"نہیں، میں کوئی علامہ اقبال ہوں؟" اس نے زچ ہو کر کہا۔

"صبر، ذرا غور سے تو دیکھوں۔" ارحان نے پرفیوم لگا کر کہا۔

"تم دونوں نے یہی بیٹھ کر چھیڑنا ہے؟" حاد نے لمبی سانس لیتے ہوئے کہا اور دونوں نے ڈھیٹائی سے سر اثبات میں ہلایا۔

اسی پل دروازہ کھلا اور زین اپنی پگھلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ اندر آیا۔ حاد نے سر ہاتھوں میں پکڑ لیا کیونکہ اب یہ تینوں مل کر دماغ کھائیں گے۔

"ارے، میرا شیر آگیا!" ارحان نے اسے گلے لگا کر کہا۔ ان دونوں میں چھ سال کا فرق تھا، لیکن دونوں کی بنتی بہت تھی۔

"واہ واہ، کون آیا اتنے وقت بعد؟" خضر بھی اٹھ کر ان کی طرف بڑھا اور حاد بیڈ پر لیٹے انہیں دیکھتا رہا۔

"ویسے تو حادی بھائی کی منکوحہ آئی ہوئی ہیں-" زین کے کہنے پر دونوں نے چونک کر حاد کو دیکھا اور تیز سپیڈ سے بیڈ پر اچھلے جیسے لڑکیاں گوسیپ کے لیے۔

"نہ کرو! وہ آئی ہے؟" ارحان نے آنکھیں پھاڑ کر پوچھا۔

"ہاں... تو؟" حاد نے انجان بننے کی ناکام کوشش کی۔

"آئے ہائے، بندا تھوڑا شرما ہی لیتا ہے۔" خضر کا جیسے منہ کا ذائقہ خراب ہوا تھا۔

"شرم تو اس کی نسلوں میں بھی نہ آئے۔" زین کی بات پر سب نے سر پکڑ لیا۔

اس سے پہلے کہ یہ اور تنگ کریں، ملازم نے پھر سے آواز دی اور چاروں اٹھ کھڑے ہوئے اور باہر نکلے۔

سیڑھیوں پر لگے لائٹس ان کے آنے کو اور قیمتی بنا رہی تھیں۔ زین اور ارحان کے چہرے پر معصوم مسکراہٹ تھی، جس کے نقلی ہونے کا صرف حاد اور خضر ہی جانتے تھے۔

ان کے پیچھے خضر اپنی فدا کرنے والی مسکراہٹ کے ساتھ ان ہلکی بھوری غصّے والی آنکھوں کو ڈھونڈ رہا تھا۔

ان کے آگے حاد سنجیدہ مکھڑا لیے ہوئے تھا، لیکن کون جانے اس کا دل کیسے دوڑ رہا تھا۔

اول تو ماریا سے چاروں نے سہی ڈانٹ کھائی، پھر لوگوں سے ملنا جولنا شروع ہو گیا، لیکن ایک دوسرے کو دیکھ کر آنکھوں ہی آنکھوں میں زچ کرتے۔

حاد کی آنکھیں بس ان سنہری آنکھوں کو تلاش کر رہی تھیں، لیکن وہ اسے کہیں نہیں دیکھی۔
اف! ابھی تو پوری جگہ سکین کرنا باقی تھی۔

"کس کی تلاش ہے ان کالی آنکھوں کو" ارحان نے سیٹی مار کر کہا، اور حاد نے آنکھیں گھما کر نظریں بدل لیں۔

تبھی حاد کی امی نے اسے آواز دی اور وہ ان کی طرف بڑھا۔ اب اس کے چہرے پر بیزاری اٹکی ہوئی تھی کیونکہ اسے وہ نہ ملی۔

اس نے اپنے ماں باپ کو کسی کے ساتھ پایا، صبر، یہ تو اسی کے پیرنٹس ہیں۔

اپنی ماما کے ساتھ کھڑی ماہ وین کو دیکھ کر وہ ٹھہر گیا، یا شاید دنیا اس کے ارد گرد رک چکی تھی۔ اس کی دل کی دھڑکن اس کے کانوں میں گونج رہی تھی۔ حاد قریشی، جو اپنے سڑیل موڈ کے لیے مشہور تھا، آج ماہ وین کی آنکھوں میں ڈوب کر پگھل گیا تھا۔

Clubb of Quality Content

کسی احساس کے سحر میں گم سا ہو گیا، جو نیا نہیں تھا، لیکن ماہ وین کو دیکھ کر ہر بار اس کی دھڑکن تیز ہو جاتی تھی۔ اس احساس کو وہ ابھی تک نام نہیں دے پایا، لیکن شاید آپ جان گئے ہوں گے۔

" کیسے ہو حاد بیٹا ؟ ماشااللہ، کافی پیارے لگ رہے ہو " صبرینہ بیگم کی آواز پر وہ اس سحر سے نکل سا گیا۔ سنبھل کر تھوڑی بات چیت کی، اور پھر دونوں کے پیرنٹس آگے بڑھ کر باقیوں سے ملنے لگے۔

اب یہ دو اکیلے رہ گئے۔ دونوں اتنے وقت بعد ملے تھے کہ چپ رہے، ایک دوسرے کو نظریں ادھر ادھر کر کے دیکھتے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اب ایک نے نظریں نیچے زمین پر رکھیں تاکہ سوچنے کی کوشش کرے، اور دوسری سے سوچا ہی نہیں جا رہا تھا۔

حاد واپس سڑیل موڈ میں آچکا تھا، سڑیل پن ہونا ہو اور حاد پیچھے رہ جائے ؟ ناممکن۔

"اہ! کیسی ہیں آپ؟"حاد نے ایسے پوچھا جیسے کوئی کارنامہ انجام دے دیا ہو۔

ماہ وین نے نگاہیں اٹھا کر آنکھیں سکڑائی اور کہا،"میں ٹھیک، آپ؟"اف!ماہ وین، جو جج کے سامنے فر فر بولتی تھی، آج واقعی اس کے پاس الفاظ نہیں تھے۔شاید کبھی کبھار ہم بہت کچھ کہنا چاہتے ہیں، لیکن الفاظ جوڑ نہیں پاتے۔

"الحمد للہ... کیسی جا رہی ہے جاب؟"اس نے محفوظ ہو کر پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھی جا رہی، آپ بتائیں"ماہ وین نے کہا۔زندگی میں بزرگوں کے علاوہ کسی کو "آپ" سے نہیں پکارا تھا۔اس نے اپنی حرکت پر دل ہی دل میں منہ بنایا۔

" ٹھیک جا رہی "اسی سیدھے لہجے میں بول کر وہ چپ ہو گیا۔ دونوں کے پاس الفاظ ختم تھے شاید، کچھ باتیں آنکھیں بھی کر دیتی ہیں، انہیں کہنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

"بس یہی تھا کہنے کو ؟" تھوڑی خاموشی کے بعد ماہ وین سے صحیح گھوری سے نوازا۔ کوئی تھوڑا سا تنگ کر دیتا انسان، لیکن یہ سڑا ہوا منہ لے کر میٹر نہ شاٹ کرے۔

"سبزی کے ریٹ بتا دوں ؟" حاد کا لہجہ ماہ وین کو واقعی سبزی والے کا لگا۔ ہاں، اچھے سے بات نہ کرے بس۔ ماہ وین بھی اب اپنے سنجیدہ موڈ میں آ گئی۔ وہ کیوں پیچھے رہے ؟

"تم سے بات کرنے سے بہتر ہے کہ میں کوئی کام ہی کر لوں "ماہ وین نے صحیح جلانے والی مسکراہٹ دی۔

"یاد کرتے ہیں سب آپ کو بہت "اس نے ٹیبل کے ساتھ ٹیک لگائی۔

"واہ، کیا اطلاع دی ہے تم نے!" وہ ماہ وین تھی، وہ تم سے آپ اور آپ سے تم تک کا سفر خود طے کرتی تھی۔

"خیر چھوڑو، اور کیا ہو رہا ہے؟" حاد نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا۔

"زندگی جا رہی، سنا ہے تمہارا نیا پروجیکٹ آنے والا ہے؟ کافی مشہور فلم میں؟" دونوں اب سنجیدہ ہو چکے تھے۔

"ہاں، سب کافی خوش ہیں، میرے کیریئر کے لیے بہت فائدہ مند بھی ہیں" اس نے سر اثبات میں ہلا کر جواب دیا۔

" صحیح، امید ہے کہ اچھا جائے گا" ماہ وین کی بات پر اس کی آنکھیں مسکرائیں۔

" مجھے بھی یہی امید ہے، اپنے کیس کے بارے میں بتائیں، آپ بھی مشہور رہیں نیوز پر" اس کے کہنے پر ماہ وین نے ابرو اٹھائے۔

ناولز کلب

" ایک نیا کیس ہے، کافی عجیب سا ہے -" ماہ وین نے گہری سوچ میں جاتے ہوئے کہا۔

" کیسے؟ عجیب کیوں؟" حاد نے دلچسپی سے پوچھا۔ اسے کرائم سٹوریز پسند تھیں۔

"ایک سیریل کیلر ہے، ابھی کنفرم نہیں کہ وہ کون ہے، کیسا ہے، لیکن کچھ انفار میشن لیک ہوئی ہے کہ جلد کچھ ایسا ہو گا جو ملک کو ہلا دے گا، میرا مطلب وہ کسی مشہور شخص کو ٹارگٹ کرے گا-"اس نے سر گوشی میں کہا اور حاد نے چونک کر اسے دیکھا۔

"اتنی انفار میشن کہاں سے ڈھونڈ لیتی ہیں؟"اس نے حیرت بھری نظروں سے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میرے پاس اپنے ذرائع ہیں-"ماہ وین نے ایسے کہا جیسے سب سے لمبا تیر اسی نے مارا ہو۔

"اچھا، مجھے تو پتا ہی نہیں تھا-" جھوٹی حیرت کے ساتھ جواب ملا۔

"میرے پندرہ منٹ پچیس سیکنڈ ضائع ہو گئے ہیں-"اس نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے کہا۔

"لو، ابھی پندرہ منٹ اکتیس سیکنڈ ہو گئے-"اسی انداز میں بول کر وہ آگے بڑھنے لگا۔

"سڑیل لوگ اپنی گردن کیسے دبوجتے ہیں؟"ماہ وین سے مڑ کر پوچھا اور وہ رو کا، لیکن مڑا نہیں۔

"پتا چلے تو ضرور بتائیے گا-" کتنی عزت سے کہہ کر گیا، لیکن اس کا لہجہ پھر بھی سیدھا تھا۔

خاموشی پھیل گئی اس جگہ۔ماہ وین نے دل ہی دل میں اسے کوستے ہوئے باقیوں کی طرف گئی۔

اسی منظر میں دوسری طرف،جہاں کھانا لگا ہوا تھا، کھانے کی خوشبو مہک رہی تھی۔ سب آکر اپنی پلیٹیں بھر رہے تھے۔ ایک بار سب نے بھر لی اور رش کم ہوا تو نور اس طرف گئی۔

نور نے کھانے کو دیکھ کر دل خوش کرنے والی مسکراہٹ سجائی، اسی لمحے پیچھے سے خضر تنگ کرنے کے موڈ میں آیا۔ اس کے آنے پر نور نے ایسے دیکھا جیسے آنکھوں ہی آنکھوں میں کہہ رہی ہو-

"تھوڑی دیر کر دیتے-"

"اب کیا چاہیے؟" نور نے بازو باندھ کر گھورا اور خضر نے اس کے ایسا کرنے پر مسکراہٹ چھپائی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"وہ تھوڑا سا تنگ کرنا تھا آپ کو۔" ماشاءاللہ کتنی معصومیت سے جواب دیا، جیسے بہت نیک کام کرنے جا رہا ہو۔

"واہ! بڑا تیر مارا ہے تم نے" نور نے تالیاں بجا کر طنز مارا۔

"اتنا برا ہوں میں؟" آج ایک ڈرامے کی دوسری فلم سے سامنا ہوا۔

"اتنے اچھے بھی نہیں ہو!" اسی انداز میں کہہ کر ٹوکا اور اس کے ایسا کرنے پر خضر کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"امی کہتی ہیں، معصوم لوگوں پر غصّہ نہیں کرتے۔" اسی مسکراہٹ کے ساتھ تھوڑا جھکا۔

"اور میری ماما کہتی ہیں شیطانوں سے دور رہنا چاہیے-"نور نے بھی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔

"استغفر اللہ! مجھے کیڑے مکوڑوں کے ساتھ نہ ملائے"خضر نے ایسے بولا جیسے کسی نے زخم پر نمک چھڑک دیا ہو۔

"کیوں؟ تم ڈایناسور ہو؟"نور بھی پیچھے رہنے والوں میں سے نہیں تھی۔

"یہ جو اتنی موٹی پیاری آنکھیں ہیں نہ، اسے استعمال کر لیا کرو اور دیکھو کہ میں، ایک ہینڈسم انسان، کھڑا ہوں آپ کے سامنے۔"لو! آ گئی اس کی خود پسندیدگی بیچ میں۔

"اس سے بہتر ہے کہ میں اندھی ہو جاؤں۔" نور نے جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور خضر کا منہ بن گیا۔

"آپ سے بات کرنا ہی فضول ہے۔" اس نے ایسے کہا جیسے جنگ کے بعد سامنے والے سے ہار گیا ہو۔

"ہو گیا؟ یا میں بھائی کو بلاؤں؟" میٹھی چاشنی بن کر تیر مارنا نور کا ہنر تھا۔

"ہاں ہاں، دونوں بھائی بہن پیٹ لو مجھے۔" لو! افسوس کا افسانہ شروع۔

"ابھی تک میں مزے سے اس اسٹیک کا ذائقہ لے رہی ہوتی، لیکن تم یہ لمبا منہ لے کر سامنے آ گئے۔" نور کا بس نہیں چلا، اپنی ہیل اس کے سر پر مارے۔

"میں نے سوچا اس پانچ انچ ہیل پہننے والی سے سلام دعا کر لوں۔" معصوم چہرہ بنا کر کہا۔

"اوے! میرے قد کا مذاق نہ بناؤ!!" سب سے زیادہ دکھ تو اسے پانچ فٹ ہونے کا تھا۔ جو بھی تھا، نور پانچ فٹ کی ہو یا چار کی، تھی تو پوری دھماکہ۔

"اچھا؟ چلے، مان لیتے ہیں۔" جھک کر چھیڑا۔ نور سچ میں اپنی ہیل مار دیتی، لیکن اسے اپنی ہیل زیادہ پیاری تھی۔

"آئی ہیٹ یو۔" نور نے صحیح گھور کر کہا اور آگے کی طرف بڑھی۔

"میرے بھی احساسات کچھ ایسے ہی ہیں۔"اس نے پیچھے سے ہانک لگائی۔ نور نے اپنے پاؤں پٹکے اور چل پڑی۔ خضر اسی راہ کو تکتا رہا۔

"یا شاید تھوڑے کھسک گئے ہیں میرے احساسات اور اب دل آپ کی طرف مڑ چکا ہے-" خود سے بڑبڑا کر وہ سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کہیں قسمت کی راہ

تو کہیں پیار کی راہ

کہیں ملے تم

کہیں بھٹکے ہم..

کبھی پھسلا دل تم پر...

کبھی نظروں نے کیا جادو ہم پر"

***

رنگ رنگ!!

الارم کی تیز اور شور مچانے والی آواز پورے گھر میں گونجی۔ یہ چھوٹا لیکن پیارا سا گھر خوبصورتی سے بھرا ہوا تھا۔ پودے اور پھول تو گھر کے فرد سے بھی زیادہ تھے۔

امریکن سٹائل میں بنا ہوا یہ گھر بہت حسین لگتا تھا۔ گھر میں صبح کی روشنی کے علاوہ کوئی اور روشنی فلحال نہیں تھی۔ کون جانے کیا گزری تھی اس گھر پر۔

گھر کے ایک کونے میں وسیع سا کمرہ تھا، جس میں ہر چیز پنک تھی- پردے، بیڈ، اور پھول بھی۔ ایک ٹیبل پر فیملی پکچر رکھی ہوئی تھی اور ساتھ میں چھوٹے ڈیکور۔

زوحل شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر تیار ہوئی۔ اس نے جامنی کرتا اور سفید پاجامے کے ساتھ سفید دوپٹہ لیا ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تھوڑا سا تیار ہو کر وہ پیاری لگ رہی تھی۔ اپنے بال باندھے اور سر پر دوپٹہ رکھا۔ پہلے ماڈلنگ کی آئینے کے سامنے، پھر مڑ کر ابھی تک بجنے والے الارم کو گھورا۔

"صبح کے آٹھ بجے، میرے مریض اتنے پاگل نہ ہو جتنا تم نے مجھے پاگل کر دیا ہے!" الارم کو ایسے کہا جیسے وہ جاندار ہو۔

اس گھر میں زوحل اکیلی رہتی تھی۔ اس کی زندگی بس اب تنہائی میں گزرتی تھی۔ وہ تو اچھا ہے کہ نور اور ماہ وین اس کے پاس ہیں، ورنہ ان کے بغیر شاید یہ کبھی نہ سنبھلتی۔

گنگناتے ہوئے وہ کچن کی طرف گئی۔ کچن بڑا اور پیارا سا تھا، بالکل ایسا جیسے اسی کے لیے بنایا گیا ہو۔ جمائیاں لیتے ہوئے وہ فرج کی طرف بڑھی۔ بریڈ پر بٹر لگایا اور ساتھ کافی بنائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بچپن میں ہم اکثر سوچتے ہیں کہ بڑے ہو کر ہم گھر چھوڑ کر یا کہیں دور چلے جائیں گے۔ ہمیں لگتا ہے کہ ہم اپنوں کے بغیر رہ لیں گے، لیکن اصل اندازہ تب ہوتا ہے جب ہم واقعی میں اکیلے رہ جاتے ہیں۔

اور جب ہم اکیلے رہ جاتے ہیں، تو ہمارے سر سے ایک سایا ہٹ جاتا ہے، ایسا سایا جس نے شاید ہمیں کافی چیزوں سے بچایا ہو، چاہے وہ ماں ہو، باپ، بھائی یا کوئی اور۔

زندگی میں ہمارے ہر قدم کے پیچھے بہت سارے ہاتھ ہوتے ہیں۔ ہم کبھی بھی کچھ خود بخود نہیں بن پاتے۔ اس کے پیچھے بھی لوگوں کی محنت ہوتی ہے، چاہے زمانے کے لحاظ سے ہو یا خاندانی۔

اسی کی ایک مثال یہ ہے کہ جب ہم چھوٹے ہوتے ہیں، تو ہمارے پہلے قدم کے لیے ہماری ماں یا باپ یا کوئی بھی پیار کرنے والا کتنا خوش ہوتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ ہمیں سکھاتے ہیں کہ چلنا کیسے ہے، ایک ایک قدم کی پریکٹس کرواتے ہیں، اور جب سیکھ جائیں تو انگلی پکڑ کر آگے بڑھاتے ہیں۔

اور پھر آج ہم انہی قدموں کے ساتھ چل کر کارنامے انجام دیتے ہیں۔

ناشتہ کر کے وہ اپنا کوٹ اور بیگ لے کر باہر کی طرف بڑھی۔ اس کا موڈ سوچوں میں گم ہو کر ہی خراب ہو گیا۔ اب اس جگہ رکشا تو ہو گا نہیں اور کیب مادام کو آرڈر نہیں کرنی، کیونکہ وہ موڈ خراب نہیں کرنا چاہتیں۔

"اف! ایک تو میں کوئی صحیح کام کر بھی نہیں پاتی-" خود سے بڑبڑاتے ہوئے وہ قدموں کو دیکھتی رہی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ماہ وین کورٹ ۹ بجے جاتی، لیکن اسے جلدی پہنچنا تھا اور پھر نور کی انٹرنشپ والا شغل بھی دس بجے ہوتا۔

دماغ پر زور دینے کے بعد اس نے یہی سوچا کہ وہ پیدل واک کرلے گی۔ تھوڑا بہت دور ہے ہسپتال،ہاں پنتالیس منٹ ہر گز دور نہیں۔زوحل فاطمہ کی سوچ کو دس ڈالر کا سلام۔

منہ بناتے بناتے اور تھوڑا سا واک کر کے وہ تھک گئی۔اف،پانی بھی گھر بھول گئی آج۔ سارے کارنامے جیسے آج ہی ہونے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس نے روک کر اپنی پھولی ہوئی سانس کو نارمل کرنے کی کوشش کی اور خود کو صحیح کوسا "شاباش!بنو سلے خاتون۔"

تبھی ایک کالی گاڑی اس کے سامنے آرکی۔پینٹڈ شیشے نیچے ہوئے تو اسے ارحان دا گریٹ کا مکھڑا دیکھا۔

"لوجی! یہ رہ گیا تھا بس آج ہونے کو-"اسے گھور کر بڑبڑایا۔

"رائیڈ دے سکتا ہوں آپ کو؟"اندر سے مسکرا کر ارحان نے کہا۔

"میں پرائے کی گاڑی میں نہیں بیٹھتی-"چلو، کسی کو تھوڑا اٹیٹیوڈ دکھایا،اب دن اچھا گزرے گا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اپنا سمجھ کے بیٹھ جائیے-"مسکراہٹ دبا کر جواب ملا اور زوحل بس دیکھتی رہ گئی۔

"تنگ نہ کرو مجھے-"بچوں جیسی ضد کی اس نے۔

"میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ آج اس وقت کوئی رائیڈ نہیں لے پائیں گی-"دو چار بار گھورنے کے بعد وہ اندر بیٹھ گئی۔

وہ جو صبح صرف چائے پی کر نکلی تھی،اب ارحان اس کے لیے ایسے آرام سے روکا جیسے دنیا کا سب سے بیزار انسان وہی تھا۔

آرمی یونیفارم میں وہ حسین لگ رہا تھا،یا شاید الفاظ ختم پڑ جاتے اگر کوئی اس کی تعریف کرنے لگتا،اور یہ بات زوحل نے ضرور نوٹس کی تھی۔

"یہ لڑکیوں کو اتنا گھورنے سے کیا ملتا ہے؟"ارحان نے چھیڑا۔

"ذہنی سکون۔"دو ٹوک جواب دینا کوئی زوحل سے ہی سیکھے۔

"او! ریلی؟!"ارحان نے جھوٹی حیرانگی لے کر کہا۔

"ہاں تو اور کیا؟"جواب بھی اسی لہجے میں ملا۔

"آپ ڈاکٹر ہیں؟... آئی مین کس چیز کی؟"ارحان نے ایسے کہا جیسے اسے کچھ پتا ہی نہ ہو۔

Clubb of Quality Content!

"کارڈیولوجسٹ ہوں۔"لمبی سانس لے کر جواب دیا اس نے۔ اف، اس کا دل چاہا کہ کہے "بکریوں کی"، لیکن کبھی کبھار صحیح جواب دینا چاہیے۔

"میرے دل کا بھی علاج کردو-" ارحان نے معصومیت سے کہا اور زوحل اس کی طرف مڑی۔

"کونسی بیماری ہے؟" وہ واقعی جاننا چاہتی تھی۔

"آسان لفظوں میں، عشق کی-" ارحان نے اسی معصومیت کو لے کر ایک پل کے لیے اس کی آنکھوں میں دیکھا اور پھر واپس ڈرائیونگ کی طرف متوجہ ہو گیا،
لیکن اس کی شکل دیکھ کر زوحل کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

"آئی۔۔۔ بکواس کم کیا کرو-" اس نے سنبھل کر جواب دیا۔

"آپ کیوں لال ہو رہی ہیں ؟"اپنی حرکت سے انجان بننا تو ارحان کے دائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔

"تم غلط راستے سے جا رہے ہو-"اس کی بات کو اگنور کر کے زوحل نے ٹوکا۔

"ہونہہ،مجھے تو پتا ہی نہیں-"پھر سے انجان بننے کی کوشش۔

"اگر میرے لیٹ ہونے کی بات نہ ہوتی،نہ تو کبھی نہ بیٹھتی اندر-"

"اب تو بیٹھ چکی ہے تو جھیل لے-"ارحان نے تنگ کرنے والے لہجے میں کہا اور اس نے گھوری سے نوازا۔

باقی راستے دونوں کی چڑ چڑ چلی۔ ایک دوسرے کو تنگ کرنے کا مزہ لے چکے تھے دونوں۔

ہاں، شاید زندگی ہر بار بری نہیں ہوتی۔ شاید کچھ لوگ آ کے ہمارے دلوں میں سوکھے ہوئے پھولوں کو پانی ڈال کر انھیں واپس خوشبودار بنا دیتے ہیں۔

اور اسی طرح دل کے موسم میں پھول کھل جاتے ہیں۔ شاید زندگی ایک بار پھر خوبصورت لگنے لگتی ہے۔

***

زمان ہاؤس میں سب اپنے کاموں میں مصروف تھے۔یہ ایک ایسا گھرانہ تھا جہاں سب ایک دوسرے سے کافی پیار کرتے تھے۔یہ گھر کافی بڑا تھا،اور اس کی ہر چیز سے اندازہ ہوتا تھا کہ یہ امیروں کا گھر ہے۔

اندر داخل ہوں تو ہر چیز طریقے سے رکھی ہوئی تھی۔لیونگ روم میں ایک بڑی فیملی پکچر تھی،جس میں رضا زمان،ان کی بیوی نائیلہ رضا،اور ان کے دو بچے،ارحان اور نور،نظر آرہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رضا صاحب اور ارحان اپنی جاب پر گئے ہوئے تھے،نائیلہ بیگم کاموں میں لگی ہوئی تھی،اور نور ٹیریس پر بیٹھی اپنی سکیچ بک میں ڈیزائن بنا رہی تھی۔

یہ اس کا پسندیدہ کام تھا، لیکن اب اسے کچھ مختلف سا کرنا تھا،اس لیے اس کے چہرے پر بیزاری چھائی ہوئی تھی۔اف،ایک تو اس کی دوستوں کی جابز،اور دوسرا،اس نے آج چھٹی لی ہوئی تھی۔

ٹیڑھا ویڑھا منہ بنا کر وہ زیدان ہاؤس کے گارڈن میں جھانکنے لگی۔زیدان ہاؤس اور زمان ہاؤس ساتھ تھے،بس ایک دیوار کی رکاوٹ تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ابھی اس نے صحیح سے جھانکا ہی کہاں تھا کہ اسے کسی کی نظریں خود پر محسوس ہوئیں۔

پکڑی گئی!نو!!اس نے آنکھیں زور سے میچیں کیونکہ اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ کس نے اسے پکڑا ہے۔

پیچھے مڑ کر اس نے نیچے دیکھا۔

لو، مل گئی! ہلکی بھوری آنکھیں گہری بھوری آنکھوں سے، اور شروع ہو گئی ان کی کہانی۔

اس کے مڑ کر دیکھنے پر خضر کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔ نور نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا۔ سامنے والا جب مسکرا رہا تھا تو اس کے گالوں پر گڑھے نظر آ رہے تھے جو اس کے نقوش کو اور بھی خوبصورت بناتے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

گھورنے کا کھیل ختم ہوا تو خضر نے ہانک لگائی

"ویسے کسی کے گھر میں جاسوسی نہیں کرتے!"

خضر کے کہنے پر نور کا دل چاہا کہ سر دیوار میں دے مارے۔

"کسی جاسوس کی بھی ایسی جاسوسی نہیں کرتے!"جب کچھ سمجھ نہیں آیا تو یہی بول گئی اور خضر اسے دیکھ کر ہنستا گیا،شاید وہ اس کی ہنسی میں کھو گیا۔

"کارنامہ بھی خود ہی انجام دیا اور مان بھی نہیں رہی!"نیچے گارڈن میں کھڑا وہ اسے دلچسپ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"میرا دماغ کھانے سے اچھا ہے کہ تم کوئی کام کر لو!"نور نے سوچتی نظروں سے آسمان کو دیکھ کر کہا۔

"اچھا؟ کیسا کام؟"سورج کی روشنی کی وجہ سے خضر کو آنکھیں چوٹی کرنی پڑیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ایسا کرو کہ پیزا آرڈر کرو میرے لیے!"فائدہ اٹھالے بس یہ۔

" کیوں بھائی ؟!!!اپنے پیسے نہیں خرچ کر رہا میں!"بازو باندھ کر جواب دیا۔

"چچچ،کتنے کنجوس ہو،میں نے سوچا اپنے دشمن کو ٹریٹ کھلادو گے!"نور کا جیسے ذائقہ خراب ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کس چیز کی ٹریٹ؟ توبہ ہے میری جو آپ کو ٹریٹ دوں!"خضر کا کہنا تھا کہ پیسے درختوں پر نہیں اگتے،اور خود اپنے باپ کا پیسہ مزے سے اڑاتا تھا،کیا بات ہے ان کی۔

"میرے خوش ہونے کی ٹریٹ!" نور کو جواب دینا سب سے مشکل کام لگتا تھا، اب کون الفاظ ڈھونڈے۔

"تو یہ کڑوا منہ آپ نے کس خوشی میں بنایا ہوا؟" خضر نے تالیاں بجائیں۔

ٹیڑھا منہ بنا کر وہ نیچے فلور کی طرف گئی، گارڈن میں پھولوں کی خوشبو لی، اور پھر سائیڈ میں لگے دروازے کی طرف بڑھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ دروازہ زیدان ہاؤس اور زمان ہاؤس کے بیچ تھا۔ دروازہ کھولا تو اسے خضر کھڑا ملا۔

"لگا دی نہ میری خوشی کو نظر!"

"نہیں، تم باتیں کرو، حکم دو ایسے ہی، میں دیوار پر چڑھ کر وہاں سے کودتا ہوں!" آئینسٹائن سے اچھے آئیڈیاز تو خضر کے پاس تھے۔

"ہاں، ضرور کرو، بس میرے سامنے نہ کرنا!" اسے زچ کر کے مزہ لیتی ہوئی وہ کہہ گئی۔

"ہونہہ! چھوٹی جاسوس!" خود سے بڑبڑایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اوے! چھوٹی کس کو بولا؟!" نور نے شدت سے چاہا کہ اس کا سر پھاڑ دے۔

"یہی جو میرے سامنے کھڑی ہیں!" آدب سے کہا۔

"کاش کوئی تم میں دو کلو شرم انجیکٹ کر دے!" اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔

"اور آپ میں صبر!" خضر نے بھی وہی حرکت کی، اور یہاں نور نے سوچ لیا کہ وہ اس کا سر پھاڑے گی۔

"خضر کے بچے!!!" غصے میں اپنے ہاتھ کمر پر رکھے۔

"سوری یار، میرے تو بچے نہیں ہیں!" معصومیت دکھا کر وہ بھاگ گیا۔

پہلے تو نور وہی کھڑی اس کی بات پر غور کرتی رہی اور پھر اس کے پیچھے بھاگی۔ گارڈن میں دونوں کی ہنسی گونج رہی تھی۔

وہ شاید دشمن تھے، لیکن ایک دوسرے کو تنگ کرنا ان کا ڈیلی کا کام تھا۔ دوست نہیں تھے، لیکن ایک دوسرے کا خیال بھی رکھتے تھے۔

کچھ لمحے ایسے ہوتے ہیں کہ انسان انھیں ہمیشہ کے لیے محفوظ کرنا چاہتا ہے، اور خضر زید ان کے لیے وہ لمحات نور کے ساتھ گزرا ہوا وقت تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

***

آسمان میں اب سورج چمک رہا تھا، شہر میں ہلچل مچی ہوئی تھی۔

شہر میں ایک طرف، اسلام آباد ہائی کورٹ کی جانب جائیں تو سفید لمبی دیواریں شان سے کھڑی تھیں، اور سامنے ایک بورڈ تھا جس پر نمایاں حروف میں "ہائی کورٹ" لکھا ہوا تھا۔

کوئی وکیل مین گیٹ سے ذرا آگے اپنے کلائنٹ سے بحث کر رہا تھا، جبکہ پاکستان کا پرچم رعب سے لہرا رہا تھا۔ اس شہر کی خوبصورتی ہی اس کا چارم تھی۔

کورٹ کے اندر جائیں تو وکیل اپنے اپنے کیسوں کے معاملات میں مصروف نظر آتے۔ ہر طرف ایک الگ سا ماحول ہوتا، ہر کسی کی اپنی کہانی، جسے سن کر فیصلہ نکالنا ہوتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تعلیم تو سب کے پاس ہے یہاں، مگر ایک فرق ہے کچھ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر ایمانداری سے کام کرتے، اور کچھ بدقسمتی سے رشوت لے کر۔

کیونکہ یہ دنیا ہر قسم کے لوگوں سے بھری ہوئی ہے، جن میں سب سے زیادہ ناانصافی کرنے والے بھی شامل ہیں، اور یہی اس فانی دنیا کی کڑوی حقیقت ہے۔

وہیں کوریڈور میں آگے کی طرف جائیں تو ہر وکیل کے دفتر کی لمبی قطار تھی۔ انہی میں ایک دفتر کا دروازہ ہلکا سا کھلا ہوا تھا۔

یہ پراسیکیوٹر ماہ وین جعفر کا دفتر تھا۔ اندر شاندار صوفے تھے،ایک طرف، جن کے بیچ ایک شیشے کی میز رکھی ہوئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سامنے کی طرف ایک بڑی میز تھی، جس پر کئی فائلیں رکھی ہوئی تھیں،ساتھ ہی ایک پین ہولڈر جس میں سارے پینس رکھے ہوئے تھے،ایک طرف ٹیلی فون اور کچھ اور چیزیں بھی تھیں۔

آدھی میز پر تو بس کیسز کی فائلیں اور نئی حکمتِ عملیوں(strategies)کے آئیڈیاز بکھرے ہوئے تھے۔

میز کے ساتھ ایک کرسی پر ماہ وین براجمان تھی،اس کی آنکھیں سکڑی ہوئی تھیں،اور وہ فائل کو غور سے دیکھ رہی تھی۔یہ ایک نیا کیس تھا،جو کہ بہت عجیب سا تھا۔

ایک پیٹرن کے مطابق،ایک سیریل کلر کئی لوگوں کو مار چکا تھا— جیسے ایک خاندان میں تین قتل کر کے ان کے جاننے والوں کو نشانہ بنانا۔اور یہ سب کافی عرصے سے چل رہا تھا۔

کوئی بھی وکیل اسے سمجھ نہیں پایا تھا،اور پھر یہ کیس ماہ وین کے ہاتھ لگا۔ہر بار قاتل مجرم کے وجود پر ایک عجیب سا نشان چھوڑ جاتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لمبی سانس خارج کرتے ہوئے اس نے اپنا فون اٹھا کر ایک نمبر ملایا

"سب، بھیجی گئی لوکیشن پر ملو مجھے آدھے گھنٹے میں۔"

اس کی آواز ٹھنڈی تھی جیسے برف، اور نظریں تیز۔

قسمت پھر سے پلٹنے والی تھی، مگر اس بار دو الگ ٹیمیں تھیں۔ دونوں کی اپنی چال، اپنے راز، اور اپنی کہانی۔

کوئی نفرت میں جان لے رہا تھا، تو کوئی انصاف کی راہ میں جان بچانے نکلا تھا۔

***

چلتے چلتے ہم اسلام آباد کے ملٹری بیس کی طرف آ پہنچے۔ فوجی سپاہی اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ ایسی زندگی کو صرف وہ لوگ سمجھ سکتے ہیں جو ملٹری ٹریننگ سے گزر کر اپنے ملک اور اپنے فرض سے محبت کرتے ہیں۔

یہ خوش نصیبی ہر کسی کو نہیں ملتی، اور کچھ لوگ تو اسے گنوا بھی دیتے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

شوٹنگ ایریا کی طرف جائیں تو نو افراد نظر آئے، جنہیں ایک دوسرے کو ہرانا تھا۔ ارحان رضا اور اس کا بھائی جیسا دوست، جو اسے دشمن سے کم نہیں لگتا تھا۔

زاویان خان، دونوں کی دوستی PMA میں ہوئی تھی۔ ارحان دوست بنانے میں اچھا تھا، لیکن دل تک ہر کسی کی راہ نہیں ہوتی۔ اس کے بس خضر، حاد اور زاویان ہی پکے دوست تھے، جن پر وہ جان چھڑکتا تھا۔

شوٹنگ ایریا میں اب سخت مقابلہ تھا۔ چھ شیشے کی بوتلیں ایک میز پر رکھی تھیں۔ زاویان نے اپنی طرف کی پانچوں بوتلیں صحیح نشانے پر ماریں، اور اب ارحان کی باری تھی۔

بظاہر وہ بہت پراعتماد لگ رہا تھا، مگر دل ہی دل میں جیت کی دعا کر رہا تھا۔ پچھلی ہر بار سے وہ بیچارہ ہار ہی جاتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس بار ارحان کے نشانے صحیح لگے۔ اسے خود پر فخر اور اپنے دوست پر تھوڑی سی ہمدردی ہوئی۔

"اگلی بار میں جیتوں گا، دماغ مہ خراب وہ (دماغ نہ خراب کرو)"، زاویان نے گھوری سے نوازتے ہوئے کہا۔

لمبا قد، گہری بھوری آنکھیں،نازک نقوش،فوجی کٹ، سلکی گہرے بھورے بال،اور ہلکی سی داڑھی- خوبصورت مردوں میں سے ایک تھا وہ۔ پشاور، خیبر پختونخوا کے ایک گاؤں سے تعلق رکھنے والا،اس کے ہر نقش میں پشتونوں جیسی دلکشی تھی۔

اسے دیکھ کر کوئی بھی سوچ سکتا تھا:"کوئی اتنا پیارا کیسے ہو سکتا ہے!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کم بادام کھایا کرو، کچھ زیادہ ہی دماغ ہے نہ تمہارے پاس؟"ارحان نے خود سے بڑبڑاتے ہوئے آنکھیں گمائیں، مگر زاویان کے انداز پر مسکرا دیا۔

"بڑبڑانا ہی آتا ہے تمہیں، پچھلے پانچ سال سے میں زیادہ ایکسپرٹ ہوں اس میں، ہونہہ!" زاویان نے ہنکار بھری، جس پر ارحان نے آنکھیں سکیڑ لیں۔

"نہیں، میری بے عزتی کے علاوہ کوئی کام نہیں تمہیں؟"

"ہرگز نہیں ہے!"زاویان نے دوٹوک جواب دیا۔

اس سب سے لگ بھی نہیں رہا تھا کہ یہ دونوں اپنے یونٹ کے سب سے سنجیدہ فوجی ہیں، جن کی آواز ہمیشہ ٹھنڈی رہتی ہے اور جن کے کام میں غلطی معاف نہیں کی جاتی۔

آپس میں یہ دونوں وہیں کچھ سال پہلے والے شرارتی لڑکوں جیسے ہو جاتے ہیں۔

یہی تو خوبصورتی ہے دوستی کی۔ آپ کو اپنے پکے دوست کے سامنے اپنا اصل بننا برا نہیں لگتا۔ ایک دوسرے کو سمجھنا، ایک دوسرے کے دکھ میں شریک ہونا اور خوشی میں خوش ہونا۔

زندگی میں اللہ ہمیں بہت سی چیزوں اور لوگوں سے نوازتا ہے، جن کی قدر ہمیں بعض اوقات سمجھ نہیں آتی، اور پھر ہم سوچتے ہیں کہ ہم اس کا شکر کیسے ادا کریں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اور اب تاریخ کی خوبصورت دوستیوں میں ارحان اور زاویان کا نام بھی لکھا جاتا ہے۔

***

ایکٹنگ انڈسٹری کی ایجنسی خود میں بہت پیاری تھی- لمبی دیواریں، خوشی کا ماحول، لیکن ہر طرف سب اپنی مصروفیات میں مصروف تھے۔ انٹرنس پر خوبصورت سبز پودے لگے ہوئے تھے، اور اندر داخل ہوتے ہی ٹھنڈی ہوا چہرے پر پڑتی تھی۔

کچھ ایکٹرز اپنے اسکرپٹ پر نظریں جما کر بیٹھے تھے، تو کچھ بس پڑھ کر یاد کرنے میں مصروف تھے۔ اوپر کی منزل پر ڈائریکٹرز کے کئی آفسز تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اسی میں اگر ہم ایک ڈائریکٹر کے آفس میں جائیں تو وہاں ڈائریکٹر کے سامنے بیٹھے شخص کے چہرے کی جھلک ملتی ہے-

حاد قریشی، سفید شرٹ اور کالی جینز پہنے، کافی ہینڈسم لگ رہا تھا۔

"حاد، تمہیں یہ پروجیکٹ بہت فائدہ دے گا، تمہارے کیریئر کے لیے ایک بڑا موڑ ثابت ہو گا۔"

ڈائریکٹر کی بات پر اس نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا۔

"جی، جیسا آپ کو بہتر لگے، اگر یہ واقعی اچھا پروجیکٹ ہے تو میں ضرور چنوں گا۔"
اس کی آواز قدرے پروفیشنل تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"مجھے پوری امید تھی کہ تم مانو گے اس کام کے لیے۔ کچھ دنوں میں اسکرپٹ بھیج دیا جائے گا تمہیں۔"

ڈائریکٹر کے کہنے پر اس نے سر اثبات میں ہلایا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ بس کام کی بات ہی کرتا تھا۔

باہر نکلتے ہوئے راستے میں کئی ایکٹرز اور دوسروں سے سلام دعا ہوئی، جس کا اسے ہرگز شوق نہیں تھا۔

نیچے انڈسٹری سے نکل کر وہ اپنی بائیک کی طرف گیا- کالی یاماہا R6 جو اس کا انتظار کر رہی تھی۔

ہیلمٹ پہن کر وہ بائیک پر بیٹھا، آنکھیں چھوٹی کیے۔ اس کا دل ابھی سخت جِم جانے کا تھا۔ پورے دن تھک ہار کر وہ گھر نہیں بلکہ جم چلا جاتا، اور پھر کچھ گھنٹوں بعد گھر کی طرف روانہ ہوتا۔

راستے میں ہلکی ہلکی بارش آسمان سے ٹپک رہی تھی، بادل شہر پر چھا گئے، اور شہر ایک حسین منظر میں بدل گیا۔

ایرپوڈز لگائے وہ تیزی سے بائیک چلا رہا تھا۔اس کے شوق بھی کچھ الگ ہی تھے۔اس نے لمبی سانس خارج کی؛بارش کا موسم اس کا پسندیدہ تھا۔

وہ شہر کے باہر والے راستے پر گیا،اپنے پینٹ ہاؤس کی طرف،جہاں اس کا جم سیٹ اپ تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آخر کار پہنچ کر اس نے اپنا ہیلمٹ اتارا۔اندر گارڈ نے سلام کیا،جس پر اس نے سر اثبات میں ہلایا۔

پینٹ ہاؤس عالیشان تھا،دیواریں اونچی اور شاندار،سوئمنگ پول اور گھر کا انڈور سیٹ اپ اسے مزید بہترین بنا رہے تھے۔

تیز قدموں سے وہ اندر کی طرف بڑھا، پھر بیسمنٹ کی طرف گیا۔اس کی آنکھوں میں وہ چمک تھی جو بہت کم نظر آتی ہے۔ جم اس کا سیف زون تھا، جیسے۔

لیکن شاید وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ آگے کی زندگی اس سے صرف جسمانی مضبوطی نہیں بلکہ جذباتی اور نفسیاتی طاقت بھی مانگے گی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

***

اور اب ہم اس شخص کی طرف آتے ہیں جسے فی الحال حالات سے بھاگنا تھا۔ جسے ہرگز CEO بننے کا شوق نہیں تھا، لیکن اب کیا کرے، اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا جو تھا۔

ٹیڑھے ویڑھے منہ بناتے ہوئے خضر زیدان اپنے باپ کی کمپنی کی طرف چل پڑا۔ گاڑی میں وہ بس خود سے بڑبڑاتا رہا-

"عجیب زندگی! کچھ اور نہیں تھا کیا جو یہی ایک چیز رہ گئی میرے لیے دنیا میں! ڈیم اٹ!"

تنگ ہونے سے اس کے کان سرخ تھے اور آنکھیں سکیڑیں ہوئیں۔ کمپنی پہنچ کر گاڑی سے اترا۔ یہ اس کا پہلی بار تھا اس جگہ آنا کیونکہ پہلے صاجزادے کو دیکھنے کا بھی شوق نہیں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زیدان انڈسٹری شان سے کھڑا تھا- خوبصورت آرکیٹکچر کا مالک۔ اس نے قدم اندر کی طرف بڑھائے۔

فرنٹ کاؤنٹر پر کھڑی ریسپشنسٹ نے اسے اجنبی نظروں سے دیکھا۔

"جی، آپ کون؟ اپائنٹمنٹ بک کی ہے؟"

"نہیں، اپائنٹمنٹ بک کرنے کی کیا ہی ضرورت مجھے!"

اس کی آنکھوں میں ایک شرارتی مسکراہٹ اتر آئی۔

"بغیر اپائنٹمنٹ کے آپ سر سے نہیں مل سکتے۔"

لڑکی نے گھورا۔

"روک کے دکھائیے۔"

ایک ہلکی سی مسکراہٹ دیتے ہوئے وہ آگے بڑھا۔ چلو، کوئی تو کام والی چیز ملی—لوگوں کو ذرا تنگ کرنا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

لڑکی اس کے پیچھے ہیلس میں بھاگی، لیکن مجال ہے جو اسے فرق پڑا ہو۔

تیز قدم لیتے خضر نے زیدان صاحب کے آفس کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر بڑھ گیا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے؟"

زیدان صاحب نے فائل سے اوپر دیکھ کر دونوں کو دیکھا۔

"سر، یہ شخص بنا اپائنٹمنٹ کے اندر آگیا اور ایک بھی نہیں سنی۔"

اس سے پہلے کہ وہ بات پوری کرتی، خضر کی آواز گونجی۔

"ڈیڈ، کیا مجھے اپنے ہی کمپنی میں اپائنٹمنٹ لینی چاہیے؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اُف، کیسے کارنامہ انجام دینے کے بعد یہ معصوم بن جاتا تھا۔ لڑکی اس کی بات پر چونکی، اور پھر منہ بنا کر کچھ کہے سیکنڈز میں آفس سے نکل گئی۔

"آئی سویر، سب سے پہلے اسی کو نکالو گا!"

خضر نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اس پر زیدان صاحب بس سر ہلاتے رہ گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اب وہ شکلیں بناتا ہوا زیدان صاحب کے سامنے بیٹھا تھا، اور وہ اسے لیکچر دے رہے تھے، لیکن اس کا دھیان کہیں اور تھا-

اسی بات پر جس پر یہ خود خوش تھا۔

کبھی کبھار قسمت میں ہم ایسے لوگوں سے ملتے ہیں جو ہماری زندگی کے سب سے عجیب وقتوں میں بھی ایک خوبصورت باغ جیسے ہوتے ہیں۔

اور یہ تو اب تک آپ جان چکے ہوں گے کہ خضر کے لیے وہ کون ہے۔

***

قریشی ہاؤس کے لاؤنج میں سب بیٹھے گپ شپ لگا رہے تھے۔ شام حسین تھی آج کی، گھر میں چہل پہل تھی۔ چائے کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی، بڑے آپس میں زمینوں کی بات کر رہے تھے، حاد اور زین ہر بات پر ایک دوسرے کو زچ کر رہے تھے۔

اسی پہر کوئی گھر میں داخل ہوا تو سب کی نظریں اس پر گئی۔

سرخ پیارا ویسٹرن اسٹائل کا ڈریس، چمکیلا پرس، اور پیارے نقوش والی وہ تھی رباب ذوالفقار، ماہ رخ قریشی کی بیٹی۔

ہیزل آنکھیں جن میں ہر وقت خوشی بسی رہتی تھی، بالوں میں گلابی ہائی لائٹس، لمبے قد کی، باادب اور سب کی پسندیدہ۔ اس کے آنے پر زین کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اور حاد نے اسے کھانے والی نظروں سے دیکھا۔

"شرم کرو، بڑی ہیں تم سے!" حاد نے سرگوشی کی۔

رباب سب سے ملی، مسکرا کر، سب کو پیار بانٹا۔ وہ بالکل ماہ رخ کی طرح تھی۔

"اور بتاؤ زین؟ یونیورسٹی کیسی جا رہی ہے؟"

رباب کے اچانک متوجہ ہونے پر زین سیدھا ہوا۔

"وہ سہی جا رہی ہے بلکل، آپ بتائیں روبی؟"

اس کی آواز تھوڑی ہلی تھی، لیکن کسی نے غور نہیں کیا، جس پر اس نے سکون محسوس کیا۔

"اچھا ہے، خود کو بزی رکھنا چاہیے۔ میں بھی دادا جان کے ساتھ بزنس میں ہاتھ بٹاتی تھی۔"

اس کے کہنے پر سب حیران نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔

"ملک سجاد کے ساتھ؟" حاد کے ڈیڈ، حارث نے بے ساختہ کہا۔

"ہاں، اتنے اچھے تو ہیں وہ۔"

اور اس کے کہنے پر لاؤنج میں خاموشی چھا گئی۔

Clubb of Quality Content

"کافی رات ہو گئی ہے ابھی تو، روبی، تم یہی رک جاؤ؟"

حارث صاحب نے محفوظ ہو کر کہا، اور روبی مان گئی۔ کچن کی طرف گئی جہاں ثانیہ بیگم تھیں۔ حاد اور زین اوپر، ٹیریس کی طرف چل دیے۔

"ویسے کتنی عجیب ہے نہ وہ!" حاد نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کون؟" زین نے آئیبرو اچکائے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"رباب، اس کے علاوہ کوئی عجیب ہی نہیں!" حاد نے سڑا ہوا لہجہ لیا۔

"مجھے نہیں لگتی عجیب، وہ کافی اچھی ہے۔"

اس پر حاد کا دل چاہا اسی ٹیریس سے کود جائے۔

"تم ذرا عاشق موڈ سے اوف لے لینا پھر بتانا۔"

"کیسے بھائی ہو؟ اپنے چھوٹے بھائی کی خوشی نہیں ہزم ہو رہی۔"

زین نے افسوس ظاہر کیا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

"میں تمہیں بعد والے دکھ سے بچا رہا ہوں" حاد نے سمجھانا چاہا۔

"حادی بھائی، صرف دو سال بڑی ہے وہ مجھ سے، اور کسی کا اچھا لگنا ہمارے ہاتھ میں نہیں

ہوتا۔"

کاش حاد اسے بتا پاتا کہ ارے، چھوٹے بھائی معصوم بنتے ہوئے کیوٹ لگتے ہیں، لیکن وہ تو سڑو تھا۔

"پلیز مجھے عاشقی نہیں سنی۔ "حاد نے ہاتھ جوڑ کر کہا اور زین نے دل ہی دل میں دعا مانگی کہ اس کے بھائی کو سڑیل ہونے کے علاوہ کچھ اور بھی آئے۔

"ویسے، میں نے ماما کے فون سے ماہ وین بھابھی کا نمبر نکالا ہے۔"

زین نے دانت نکالے۔

"نہ کر!" حاد اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہاں، میں نے یہ بھی سنا ہے کہ ماما بابا شادی بھی جلد طے کر دیں گے۔"

اس پر حاد واقعی اچھلنے کا سوچا، لیکن نہیں، اسے چنگیز خان نہیں بننا تھا؟ زین نے نمبر دے دیا۔

"تم جیسا بھائی سب کو ملے!" حاد نے اسے گلے لگا کر کہا اور زین کو فائدہ اٹھانے کا موقع ملا۔

"آپ جیسا بھائی بھی سب کو ملے!"

کام سے پہلے تھوڑا مکھن لگانا پڑتا ہے۔

"کام بولو میرے بچے" حاد نے مکا بنا کر دکھایا۔

"وہ، آپ کی نئی جینز اور شرٹس مل جائیں تو"

زین نے قدرے معصومیت دکھا کر فرمائش کی۔

"سب تو تمہارا ہے میرے بھائی۔"

بس دو سیکنڈ کا میٹھا لہجہ تھا، جس پر زین خوش ہوا، لیکن اگلے سیکنڈ حاد نے اسے کمرے سے بھگا دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اندر بیٹھا حاد، اس نمبر کو سیو کر کے مسکرایا "ظالمہ!"

خود چنگیز خان والی حرکتیں کرتا اور ظالمہ کسی اور کو ٹھہرایا۔

بیڈ پر لیٹے وہ کافی دیر تک سیلنگ کو تکتا رہا، کہیں دور کھو سا گیا۔

***

دوسرا باب:

یہ منظر شہر سے باہر ایک گھر کا تھا—ایک ویران مکان اور سنسان سڑک۔ رات میں چمگادڑ اُڑ رہے تھے۔ اس گھر کے آس پاس کچھ بھی نہیں تھا، خالی زمینیں اور چند درختوں کا سایا۔

نالز کلب
Clubb of Quality Content

عام انسان یہاں ایک منٹ بھی چیخے بغیر نہیں گزار پاتا۔ رات کا دوسرا پہر تھا، سیاہی بھر چکی تھی اور بادل کالے ہو چکے تھے۔

گھر کے اندر داخل ہوں تو ہر طرف تاریکی تھی، ہوا ٹھنڈی تھی جیسے موسم میں۔ کمرے میں بس ایک چھوٹے سے پرانے لیمپ کی روشنی تھی، جو صرف ٹیبل پر ٹکی تھی۔

گہری سانسیں، آنکھوں میں نفرت لیے، انتقام کی آگ میں جلتے ہوئے تین افراد ٹیبل کے گرد کھڑے تھے۔

دو تنومند، خوفناک مرد جن کے چہروں پر بے رحمی جھلک رہی تھی، کالے کپڑوں میں خود کو چھپائے ہوئے؛ اور پھر ان کا لیڈر، سیاہ ہودی میں، چہرے پر ماسک۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اندازہ لگانا مشکل تھا کہ وہ لڑکی ہے یا لڑکا۔ سکیڑی ہوئی آنکھیں جو بدلے کی آگ میں جل چکی تھیں۔

ان تینوں کا مقصد ایک تھا: ملک کے سب سے مشہور اور کامیاب خاندان کو تباہ کرنا۔ کوئی حسرت سے تو کوئی خاندانی انتقام کے لیے۔

شاید کبھی کبھی ہم حسرت میں خود کو کھو بیٹھتے ہیں؛ ہم اپنے خون کے رشتے کو بھی خطرہ سمجھنے لگتے ہیں۔

"پرسوں تک یہ خاندان اجڑ جانا چاہیے۔" ان کے لیڈر کی آواز گونجی اور دونوں نے سرِ اثبات میں ہلایا۔

لیڈر نے ٹارگٹ میپ پر اس گھر کے بڑے بیٹے کے نام کے سامنے کراس لگا دیا۔ انتقام آسان نہیں؛ جتنا ہم اوروں کو جلانے کے خواب دیکھتے ہیں، اتنا ہی ہم خود کو اسی آگ میں راکھ کر دیتے ہیں۔

سب کے چہروں پر شیطانی مسکراہٹ تھی اور آنکھوں میں انجام کے خواب۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

***

اسلام آباد میں شام کے پانچ بج رہے تھے، ہلکی ہلکی بارش کی بوندیں ٹپک رہی تھیں۔ شہر کے مشہور اور خوبصورت کیفے میں فلحال لوگوں کا ہجوم نہیں تھا۔

باہر کھڑی تین لڑکیاں، دو ایک دوسرے کو تنگ کر رہی تھیں اور تیسری بس انہیں دیکھ کر سر پھاڑنے کا سوچ رہی تھی۔

"اف، کتنا پیارا ہے آسمان! اَستھیٹک پکچر سٹوری پر لگاؤ گی؟" نور نے اپنی فوٹو گرافی پر واہ واہ کی۔

"رات کو آسمان میں ماہ وین نکلے گی۔" زوحل نے تھوڑا تھرک جھاڑنا چاہا، لیکن وہ دو پاگلوں کے ساتھ تھی۔

"کیا مطلب؟ ماہ وین گنجی چڑیل ہیں؟" نور کو جھٹکا لگا، اور اس کی بات پر باقیوں کا دل چاہا کہ اپنا سر پیٹ لیں۔

"چاند کا کہہ رہی ہے۔" ماہ وین نے جیسے ہاتھ جوڑے۔

"اندر بھی چلو یا یہی رہنا ہے؟" اپنی بھوک کے خاطر زوحل بولی۔

Clubb of Quality Content

"ہاں، چلو بچوں!" ماہ وین سنجیدگی سے سب پر اپنا رعب جھاڑ گئی، اور نور ٹیڑھے منہ بناتی رہ گئی۔

اندر تینوں ایک پیارے سے سجے ہوئے ٹیبل کے گرد بیٹھے اور اپنے آرڈر دیے۔ سہی بھوک لگی تھی تینوں کو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نور نے سر ٹیبل پر رکھا کیونکہ ہمیشہ کی طرح اسے نیند کبھی بھی آجاتی تھی، زوحل نے اس کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، بس ایک عادت تھی، اور ماہ وین فون میں لگی ہوئی تھی۔

"یار، کچھ مزے کا بتاؤ نہ!" نور آنکھیں بند کر کے بڑبڑائی۔

"ہر وقت نیا گو سیپ چاہیے ہوتا ہے تمہیں بس!" ماہ وین سر ہلاتی رہ گئی۔

"میں شہر سے جا رہی کچھ دنوں کے لیے۔" زوحل کے کہنے پر دونوں نے اسے دیکھا۔

"کیوں بھائی؟! عید تو نہیں ہے!" نور اور ماہ وین نے ایک ساتھ بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یار، بابا نے بلایا ہے اپنے گھر۔" زوحل نے مسکراہٹ کے ساتھ کہا، جس پر ماہ وین اور نور خوش بھی ہوئیں اور خاموش بھی، کیونکہ اس کا باپ اسے کبھی ایسے نہیں بلاتا۔

"چلو، جو بھی ہو، اچھا ہی ہو۔" ماہ وین نے اس کا کندھا تھپتھپایا۔

"اداس ماحول نہ بناؤ، مجھے اپنی حسینہ خوش اچھی لگتی ہے۔" نور نے ہتھیلی پر ٹھوڑی ٹکائی۔

"مس کرو گی تم دونوں کو!" زوحل نے پیچھے ہو کر کہا۔

"ہم بھی آپ کی یاد میں بے قرار رہیں گے۔" ماہ وین نے فلرٹ کرنے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہائے، تم دونوں شادی کر لو، پھر میں اس میں اتنے مزے کروں گی اور کھانے افففففف!" نور نے شاید کوئی پوسٹ دیکھی تھی جس کو ریکریٹ کرنے کے لیے وہ موٹی آنکھیں لے کر دونوں کو دیکھ رہی تھی، کوئی فدا ہو جائے اس کی نوٹنکی پر۔

"تم کر لو شادی، پھر ہم دونوں کھانے کھائیں گے۔"زوحل نے بھی اسی لہجے میں کہا،ماہ وین سر پکڑ کر رہ گئی۔

"شرم پھر سے چھوڑ کے چلی گئی تم دونوں کو!"ماہ وین کے کہنے پر دونوں نے سر نفی میں ہلایا۔

"نہیں یار،اس کے ساتھ بریک اپ ہو گیا میرا!"لو شرو ہو گئی نور۔

"ہوہائے،موان نہیں ہو رہا۔" تھوڑی نوٹنکی زوحل نے بھی دکھائی۔

"یا اللہ مجھے صبر دے، آمین!" ماہ وین نے دعا مانگی اور باقی دونوں نے ایسے دیکھا، "نہیں، ہم شیطان لگ رہے تمہیں؟"

"مطلبی دوست، مطلبی یار!" نور نے افسوس سے کہا اور اس کے افسوس میں شریک ہونے کے لیے زوحل بھی بڑھی۔

"کیا کہو بس، زندگی میں دھوکے ملے ہیں۔"

"حوصلہ رکھو بہنوں!" کہی نمک چھڑ کنا ہو اور ماہ وین نہ ہو؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کبھی دانت نکال کے ہنس بھی لیا کرو،ماہ!"نور نے بچوں جیسی آواز نکالی اور زوحل نے اس کی بات پر رائے دی۔

"نہیں،دانت نکالے بغیر بھی تو ہنس سکتی ہیں؟"واہ! آئنسٹائن کی پتر تھی۔

"ہاں،میں نے تو یہ سوچا ہی نہیں!"دونوں کو دیکھ کر ماہ وین نے مایوسی سے ہاتھ ماتھے پر دے مارا۔

"اوے،یہ لڑکوں کا گروپ ادھر کیا کر رہا؟"زوحل کی سرگوشی پر دونوں نے پیچھے دیکھا اور نور انہیں دیکھتی گئی،"ابے،مجھے پکڑواؤ گے؟"والی نظر سے۔

وہ جو ایک دوسرے کو پورے راستے چھیڑ کر اور سیریس باتیں کرتے ہوئے مذاق میں کافی کے لیے کیفے آئے، اب سامنے ٹیبل پر بیٹھی لڑکیوں سے نظریں چرا رہے تھے۔

کسی کی دشمن، کسی کا روٹھا ہوا عشق، تو کسی کی منکوحہ۔

"ان کو بھی یہی ہونا تھا کیا؟!" ارحان بڑبڑایا۔

"مجھے تو لگ رہا ہے کہ ہمیں سٹاک کیا انہوں نے۔" خضر نے ایسے کہا جیسے اس نے ڈیٹیکٹو ہونے میں ڈگری لی ہو۔

"اتفاقاً بھی ہو سکتا ہے۔" حاد نے سنجیدگی سے دونوں کو گھورا۔

"تمہیں تو ہر چیز ہی اتفاق لگتی ہے۔" ارحان نے ٹوکا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"چپ کرو، ہماری زندگی میں تو وہ بھی نہیں!" خضر نے افسوس سے کہا، جس پر حاد جیت والی مسکراہٹ دے گیا۔

"ہر کسی کی زندگی میں تھوڑی نہ ہوتی۔" اس کی بات پر باقیوں نے جھرجھری لی۔

"حاد، تم جاؤ اپنی منکوحہ سے مل کر آؤ!" ارحان تھا یا بڑے ابّا؟

"خضر، تم جاؤ، تمھاری پڑوسن ہیں!" حاد نے "پہلے جاؤ" والا کارڈ خضر کو پاس کیا۔

"ارحان، بہن ہے تمہاری، جاؤ!" خضر بھی پیچھے نہ ہٹا۔

"بدتمیزو!"ارحان کو یہاں آنا ہی چبھ رہا تھا۔

"ہم کیوں بدتمیز؟ ہونہہ، خود ہی جاؤ، اتنا شوق ہے تو!"خضر آرام سے بیٹھا۔

"تم دونوں کو بحث کرنے سے کیا مل جائے گا؟"حاد نے کافی سے گھونٹ لیتے ہوئے کہا، لیکن اس کی نظریں ادھر ادھر ہو کر ماہ وین پر اٹک رہی تھیں۔

"وہ ملتا ہے جو تمھیں نہیں ملتا۔"ارحان نے بات بنادی۔

"اچھا؟"فریب حیرانگی سے بھرا ہوا جواب ملا۔

"عقل!" ارحان کے ایک لفظ پر حاد نے آنکھیں چھوٹی کیں اور خضر نے مدھم تالیاں بجائیں جیسے ارحان کے طنز کا ساتھ دے رہا ہو۔

"یار، کہیں نور تھرن ایریا میں پلان کرتے ہیں نہ کوئی ٹرپ؟" خضر نے سوچتے ہوئے کہا، اسے واقعی دور جانا تھا شہری کاموں سے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"لڑکے، میرا سب سے برا پروجیکٹ ہونے والا ہے، میں نہیں آسکتا۔" حاد نے نفی میں سر ہلایا۔

"اور میری ٹریننگ ہے۔" ارحان نے ہاتھ اٹھا کر کہا، اور خضر کے چہرے پر بیزاری جھلک رہی تھی۔

"اکیلا نہ جاؤں میں؟" اس نے اس امید سے کہا کہ اس کے دوست تھوڑا رحم کھائیں گے، لیکن نہ۔

"جاؤ، بچے، کھیلو کودو!" اب کی بار حادنے بڑے ابا والی ایکٹنگ کی، اور تھا بھی تو ایکٹر ہی نا۔

"میں اپنی پارٹنر ان کرائم سے پوچھتا ہوں!" خضر مسکراتے ہوئے اٹھا اور ارحان نے دھمکی والی گھوری دی۔

Clubb of Quality Content!

خضر سامنے ٹیبل کی طرف بڑھا جہاں تینوں باتیں کر رہی تھیں، خضر کو آتے دیکھ کر تینوں نے آنکھیں سکیڑیں۔

"آپ یہاں کس لیے؟"شاعرانہ انداز میں نور نے بولا اور باقی دونوں نے جاننے والی نظریں ایک دوسرے سے ملائیں۔

"وہ آپ میرے ساتھ نور تھرن ایریا جائے گی؟"قدرے اعتماد سے بولا۔

"اچار ڈالنے؟ سبزی بیچنے؟"نور نے آنکھیں چھوٹی کر کے کہا۔

Clubb of Quality Content

"نہیں، سبزی والے کی آواز اتنی بری ہرگز نہیں۔"خضر نے جلا دینے والی مسکراہٹ دکھائی۔

"خود تو جیسے طوفان خان ہو!"نور نے آنکھیں گھمائیں۔

"ہیں؟؟نور، یہ طوفان خان تو میں نے نہیں سنا آج تک!"زوحل واقعی اپنی یادداشت سے سوال کرنے لگی اور ماہ وین کا ہاتھ ماتھے تک گیا۔

"اس نے خود بنایا ہے۔"ماہ وین نے اطلاع دی۔

"طوفان خان؟ سو گریٹ نور!"ایک فلرٹی مسکراہٹ لے کر خضر نے کہا-اور اس کے رد عمل پر نور نے ایسے دیکھا جیسے آنکھوں ہی آنکھوں میں کہہ رہی ہو-
"بھائی کو بتاؤ گی اور پھر تمھارا کام تمام!"

"ایک حد ہوتی ہے جسے تم پار اس کر چکے،اب پِٹو گے میرے ہاتھوں!"نور اپنے مار پیٹ والے موڈ میں آئی۔

"اوے،دونوں انسان بنو!"ماہ وین کی آواز پر دونوں چپ ہو گئے۔

"میں نے کب کہا ہم ڈاینا سور ہیں؟"خضر نے معصومیت سے دیکھ کر بڑبڑایا اور تینوں نے گھورا۔

"خضر، میری بہن کو تنگ کرنا بند کرو اور چلو!"ارحان پیچھے سے آیا،اس کے آنے پر نور نے جیت کی مسکراہٹ دکھائی اور زوحل نے دکھاوا کیا کہ وہ فون میں لگی ہوئی ہے،

جسے ارحان سب سے پہلے اچھی طرح نوٹس کر چکا تھا۔

خضر ارحان کے کہنے پر پلٹا، لیکن ایک بار پھر پیچھے مڑ کر کہا:"ابھی کھیل شروع ہوا ہے!" جس پر نور نے طنزیہ مسکراہٹ دکھائی۔

ان کے جانے کے بعد یہ تینوں بھی اٹھ گئیں، لیکن نور کو تنگ کرتی رہیں۔ ماہ وین کے خاندان کی قریشی ہاؤس کی طرف دعوت تھی رات کو، نور کو نیند کے آغوش میں جانا تھا، اور زوحل کی فلائٹ تھی کل کراچی۔

ایک نئی داستان، ایک نیا سفر، ایک نیا گھٹن زدہ خوف اور امتحان شروع ہونے والا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

***

ماہ وین اپنے خاندان کے ساتھ گاڑی میں تھی، اپنے بھتیجے علی کے بال سمیٹ رہی تھی۔ ہلکا سبز شلوار قمیض پہنے وہ ہمیشہ کی طرح پیاری لگ رہی تھی، بال کھلے چھوڑے اور سر پر دوپٹہ لیے۔

اس کے پرنٹس بزنس میٹنگز سے واپس پاکستان آچکے تھے،اور تبھی قریشی ہاؤس والوں نے دعوت دی۔پورے دن تھک کر اس کا ہرگز دل نہیں تھا،لیکن جانا تو تھا۔سفر لمبا تھا،لیکن اختتام ہو چکا تھا۔وہ اپنے خاندان کے ساتھ گاڑی سے اتری اور قریشی ہاؤس کی طرف بڑھی۔

اندر جا کر وہ سب سے اچھی طرح ملی،علی کے ساتھ ہونے پر اس نے اس کی مستی میں ساتھ دیا۔ہاں،ابھی تک حاد کو نہیں دیکھا تھا،زین کے ساتھ بھی اس کی اچھی دوستی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حیدر اور گل نور کے منا کرنے کے باوجود وہ اور علی لان کی طرف گئے۔دنیا میں اسے سب سے زیادہ پیار علی تھا،آخر تھا بھی تو اتنا کیوٹ۔

"اندر کھانا لگنے والا ہے!" پیچھے سے حاد کی آواز پر مڑی۔

اچھا تو اب آئے ہیں نواب صاحب۔

"تب تک اندر چلے جائیں گے ہم دونوں، ہینا علی؟"ماہ وین نے کہہ کر علی کے کھیلنے پر غور کیا۔

"جیسے آپ چاہیں!"ہاتھ پیچھے باندھ کر آگے سے جواب ملا۔

"کیفے سے کیوں بھاگے تھے ویسے؟"بات یاد آنے پر ماہ وین نے پوچھا۔

"غالباً کافی اہم کام بھی ہیں میرے۔"توبہ، اتنی سیدھی آواز کیسے رکھتا ہے وہ۔

"بڑے مصروف انسان ہو تم تو!"ماہ وین کے کہنے پر علی نے بھی سر ہلایا۔

"اوے تم کیوں سر ہلا رہے ہے؟" حاد نے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے علی سے کہا، علی بھی تو ماہ وین کا بھتیجا تھا، اسی کی طرح آنکھیں موٹی کر کے گھورا۔

"ایسے بات نہ کرو میرے بھتیجے سے، ہونہہ!" ماہ وین نے ہاتھ کمر پر رکھ کر کہا۔

"کوئی غصّے میں لگ رہا ہے۔" اس کا منہ ویسے ہی تھا، لیکن آنکھیں مسکرائی۔

"تنگ نہ کرو مجھے اور میرے گلاب جامن کو!" ماہ وین نے علی کے گال چومتے ہوئے کہا اور حاد کو آنکھیں سکیڑے دیکھا۔

"میں نے کب تنگ کیا؟ بس آرام سے بات کر رہا تھا۔" حاد نے مسکراہٹ دبائی۔

"ہاں ہاں،ماشااللہ، آپ نے تو کچھ کہا ہی نہیں!" دو ٹوک جواب دے کر وہ سہی جلا چکی تھی۔

اسی پہر ارحان اور نور بھی ان کی طرف آئے، لگتا ہے انہیں بھی بلایا گیا تھا۔ نور تو آتے ہی علی سے لپٹی اور ارحان نے باقی دونوں کو شک بھری نظروں سے دیکھا، جس پر دونوں نے گھورا۔

"اف،دو کڑوے منہ والے لوگ مل گئے!"

"خود جیسے بڑا اچار منگ منہ لیا ہوا ہے؟" حاد نے ایسا جواب دینا لازمی سمجھا۔

"ہونہہ،میں ہو ہی اتنا گڈ لوکنگ کہ سب جلتے ہیں!" ارحان کو واقعی جھٹکا لگا۔

"ڈرامے کروالو بس تم سے!" حاد کی گھوری پر ارحان کی چابی اور تیز ہوئی۔

"لو تم تو وہ ڈرامے بھی نہیں کر سکتے!"

"واہ، بڑا تیر مارا ہے تم نے!"

"اب اندر آجاؤ، اس سے پہلے کہ امی اور آنٹی ہمارا تیر بنا دیں!" ارحان کے کہنے پر وہ دونوں اندر کی طرف بڑھے اور پیچھے نور اور ماہ وین رہ گئیں۔

"ہاں تو کیا باتیں ہوئیں؟" نور نے شرارت سے اسے کہنی ماری۔

"کچھ خاص نہیں۔"ماہ وین کے کہنے پر نور کا منہ لٹکا۔

"ذرا کوئی اچھی بات کرو!"

"نہیں، تم کیا سننا چاہتی ہو، میں داستان عشق بتاؤں؟"آنکھیں موٹی کر کے جواب آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یار، وہ گوسپ مل جاتی تھوڑی۔"نور نے ڈھیٹائی سے کہا۔

"پوری عمر تم گوسپ ہی ڈھونڈنا۔۔۔"ماہ وین نے اس کی ڈھیٹائی پر سر ہلایا۔

"ہوہائے، اتنا تو امی طعنہ نہیں مارتی جتنا تم!"نور نے توبہ کی۔

"اچھا؟ میری دعا ہے کہ آنٹی کو صبر ملے۔" قدرے مایوسی سے نور نے اسے دیکھا۔

"دل ٹوٹ گیا میرا!"

"او، گلو (glue) سے جوڑ دو!" ماہ وین نے اس کے گال کھینچے۔

"اوے، موٹے گال نہیں میرے اتنے، دل توڑ دیا، اب گال بھی؟" نور نے آنکھیں موٹی کی۔

"اولے، میرا بچا!" نور کو سختی سے گروپ میں سب سے چھوٹے ہونے کا احساس ہوا۔

"ہونہہ، تھوڑی شرم خود ہی کر لو۔"

"واہ، آج کسی کو شرم کی یاد آئی ہے!" ماہ وین نے تنگ کرنے والی مسکراہٹ لے کر کہا۔

"بے وفا، میں تمہارے لیے آئی ہوں!" نور نے دکھ بھرا ڈرامہ کیا، جس پر ماہ وین نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس دی۔ اس کے ارد گرد سب اتنے پیارے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم نے تو بتایا ہی نہیں کہ میں کیسی لگ رہی!" علی کو گود میں اٹھاتے ہوئے ماہ وین نے شکوہ کیا۔

"گرین جہاں لگ رہی ہو، ہونہہ!" ناراض نظروں سے نور نے دیکھا۔

"صدقے، پیار آرہا تم پر!" ماہ وین نے پیار سے کہا، جس پر نور نے ابرو اچکائے۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے چپ ہونے کا کہہ رہی تھی!" نور کا واقعی دل ٹوٹا۔

"اچھا نا، میرا گولو مولو سا بچا!" ماہ وین کے کہنے پر اس نے گہری سانس خارج کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جائیے اندر یا اور ستانا ہے مجھے!" نور کے لہجے پر وہ ہنس دی اور دونوں اندر بڑھے۔

کھانے کی خوشبو پھیل رہی تھی گھر میں، اندر سے گپشپ اور ہنسنے کی آوازیں آرہی تھیں۔
ماحول بہت سکون زدہ تھا۔

اندر قدم رکھتے ہوئے ماہ وین کی نظر صوفے پر بیٹھی لڑکی پر گئی،اس کے چہرے پر اجنبی کے تاثرات آئے۔ سوالیہ نظروں سے اس نے حاد کو دیکھا۔

"یہ میری کزن ہیں،رباب!"حاد نے تعارف کروایا اور رباب اٹھ کر اس سے ملی۔

"ہم پہلے نہیں ملے؟ میرا مطلب کسی فنکشن میں بھی نہیں دیکھا۔"رباب نے مسکرا کر کہا اور ماہ وین نے سر اثبات میں ہلایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ماہ وین،حاد کی فِیانسی!"ماہ وین کو فِیانسی لگانا ضروری نہیں لگا،لیکن اس نے پھر بھی لگایا، جس پر رباب نے سوالیہ نظروں سے دیکھا،لیکن نور نے سمجھا دیا۔

" تمہیں جان کر اچھا لگا، ماہ وین!" رباب نے مسکراہٹ کے ساتھ کہا، البتہ ماہ وین کو اس کا انداز تھوڑا عجیب سا لگا، تو اس نے صرف سر ہی ہلایا۔

" کھانے کے لیے بھی بیٹھ جاؤ، انسانوں!" ارحان کی پکار پر چاروں گئے اور بیٹھے۔ کچھ تھا رباب کے بارے میں جو ماہ وین کو کنفیوز کر گیا، اس کی گٹ فیلنگ ہمیشہ سہی ہوتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کھانے پر سب نے ادھر ادھر کی باتیں کیں، ایک خوشی سے بھری ہوئی رات، لیکن کون جانے کیسی تاریکی آنے والی تھی۔

"یار، یہ کباب کتنے مزے کے ہیں!" نور نے ذائقہ لیتے ہوئے کہا۔

"مزے کے تو ہونے ہی ہیں، آخر میری ماما نے جو بنائے ہیں!"حاد نے اس کی بات کا جواب دیا۔

"ماہ وین کی ساس نے بنائے ہیں!"نور نے شرارت بھری نظروں سے ماہ وین کو دیکھا، جو گھورنے لگی۔

"آرام سے کھانا نہیں کھایا جاتا تم دونوں سے!"ارحان نے افسوس سے کہا۔

"کیا باتیں ہو رہی ہیں؟"رباب نے ان کی طرف دیکھا۔

"کچھ خاص نہیں۔" جواب حادنے دیا، جس پر وہ کندھے اچکا کر واپس کھانے کی طرف متوجہ ہوئی۔

"یہ کتنی سٹرینج ہیں نہ؟" نور نے سرگوشی کی ماہ وین کو۔

"Strange people fascinate me" ماہ وین نے آنکھیں سکیڑے جواب سرگوشی میں دیا اور پھر دونوں نے ادھر ادھر کی باتیں کیں۔

کون جانے رات کے تیسرے پہر تک کیا ہونا تھا، کیسے ایک ہنستا خاندان اجڑ جائے گا۔ شاید ہم قسمت کے لکھے سے جیت نہیں سکتے، ہم اتنے ہی آزمائے جاتے ہیں جتنا ہم سہہ سکیں۔

لیکن ان ظالموں کا کیا؟ جو توڑ دیتے ہیں کئی رشتوں کو۔ رات کی تاریکی بھر چکی تھی، بادل برس رہے تھے، ایک طوفان کے آنے کی نشانی۔

***

رات کا تیسرا پہر شروع ہو چکا تھا۔ ہر جگہ تاریکی تھی، ایک ایسا اندھیرا آنے والا تھا جو کافی عرصے تک قائم رہنے والا تھا، ایسا اندھیرا جس میں شاید روشنی کی پناہ نہ ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہم تو دھوپ میں بھی چھاؤں ڈھونڈتے ہیں، اندھیرے میں تو کہیں چھپنا بھی ممکن نہیں۔ جیسے ہمارا دل کالا ہو جائے نفرت سے، تو دماغ بھی وہی کرنے لگتا ہے۔

نفرت اندھیرے کا ایندھن ہے۔

کہیں سنسان سڑک پر ایک گینگ کھڑا تھا۔ ان سب کے لباس ایسے تھے کہ آپ اندازہ بھی نہیں لگا سکتے، البتہ تینوں نے ایک انگھوٹی پہنی ہوئی تھی جس پر "skull" بنا ہوا تھا۔

یہ شاید ان کا گینگ سائن تھا۔ تینوں اپنی پلاننگ کر رہے تھے۔

" صبح آٹھ بجے تک یہ ویڈیو ہر نیوز چینل پر ہونی چاہیے، ہر سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر!" ان کے لیڈر کی آواز گونجی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

" کوئی بچنا نہیں چاہیے، سب کو تباہ کرنا ہے، ایک ایک کو الگ طریقے سے ستانا ہے، وہ موت مانگیں گے لیکن موت آئے گی نہیں ان کو۔" لیڈر کی بات پر باقیوں کے چہروں پر ایک شیطانی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

" جی باس، آج کا دن ان کی زندگی کا سب سے خوفناک ہو گا۔" ایک ساتھی نے آرڈر مانا۔

"ہم آج اپنے بدلے لے رہے ہیں، ہمارے ماں باپ کی روح کو سکون ہو گا۔"

"جی باس!"

وہ سب سر اٹھا کر مسکرائے۔ اپنا انتقام لیتے ہوئے کون نہیں مسکراتا؟ تلخی، نفرت، جھوٹ، حسرت، ان سب کی وجہ سے ہم اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں، اپنے اصل کو۔ کون جانے نفرت کے پیچھے کتنے مارے گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اگر وہ جیل میں گیا تو پیسے دے دینا پولیس والوں کو بھی اور جج کو بھی، تھوڑی ہوا لگ جائے گی اسے جیل کی۔" تینوں بات پر ہنس دیے۔

ہاں، یہ ہمارا ملک ہے، جس میں رشوت سے کئی غیر قانونی کام ہو جاتے ہیں۔ پیسوں کے پیچھے مرے ہوئے لوگ، لالچ اور خود گرزی میں اتنے ڈوبے ہوئے کہ وہ جانوں کے ساتھ کھیل جاتے ہیں۔

ہر افسر نہیں، لیکن ہمیشہ ایک افسر کو پیسوں کا لالچ دے دیتے۔ شاید وہ بھول جاتے ہیں کہ انہیں آخرت کو بھی سلام کرنا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اور ہاں، انھیں ہمارے بارے میں ذرا بھی خبر نہیں ہونی چاہیے، ورنہ سب ختم!"

"باس، آپ فکر نہ کریں، ہم ہر نام و نشان مٹا کر ہی رہیں گے۔" ساتھیوں کی ایمانداری پر لیڈر نے مسکراہٹ دکھائی۔

"لیکن باس، اگر ان میں سے کوئی تیز نکلا تو؟" ایک ساتھی نے کہا، جس پر لیڈر کی آنکھیں سیاہ پڑ گئیں۔

"تو ہم اس کی زبان کھولنے سے پہلے ہی اس کا کام تمام کر کے زبان گفت(gift) کر دیں گے!" اس کی آواز اتنی ٹھنڈی تھی کہ کوئی کانپ سکتا تھا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

تینوں اٹھ کر گاڑی میں بیٹھے اور آگے کی سوچ لے کر گزرے۔ لیڈر نے جبڑا بھینچ کر قریشی ہاؤس کو دیکھا۔

"تمہارے اختتام کی گنتی شروع ہو چکی ہے۔" اس کی آنکھوں میں اس گھر کو بکھرتے دیکھنے کے خواب تھے، چہرے پر تلخی۔

بارش اب طوفان میں بدل چکی تھی،ایک بے رحم یاد کے آگے، کیا ہونے والا ہے ؟

***

صبح کے ساڑھے سات بج چکے تھے۔ آج صبح خاموش، گہری،راز سے بھری ہوئی تھی۔

نہ چڑیوں کی چہچاہٹ،نہ نیلے آسمان کی خوبصورتی۔ بس سیاہ آسمان،تاریک بادل اور زوردار طوفان،ایسا موسم جو کسی کو بھی لرزنے پر مجبور کردیتا۔

Clubb of Quality Content!

حاد اپنے ٹریک سوٹ میں ملبوس اندر آیا۔ سب لاؤنج میں بیٹھے تھے، آج سب جلدی اٹھ گئے تھے۔

"آج موسم کافی عجیب ہے۔" حاد کے کہنے پر سب نے اثبات میں سر ہلایا۔

"پہلے کبھی ایسے نہیں ہوا۔" ثانیا صاحبہ کے چہرے پر پریشانی تھی۔

"دادی اماں، آسمان بہت سیاہ ہو رہا ہے، میرے دل میں تو ڈر بیٹھ گیا ہے۔" زین معصومیت سے زرینہ بیگم کے پاس بیٹھا، جس پر انہوں نے اس کے بال سہلائے۔

حاد کی سوچ بار بار ماہ وین کی کہی ہوئی کسی بڑے گھر کو ٹارگٹ کرنے والی بات پر گئی۔ اس کا دماغ گھوم رہا تھا۔

"زین بچے، نیوز لگاؤں، تھوڑا پتا چلے حالت۔" اسفند صاحب نے کہا، اور زین کے بجائے حاد نے نیوز لگائی، کیونکہ ریموٹ اس کے سامنے تھا۔ نہ جانے کیوں اس کا دل شک سے دھڑک رہا تھا۔

"جی، تو نظرین آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے تازہ ترین خبروں سے..."نیوز اینکر کی آواز لاؤنج میں گونجی۔ سب متوجہ ہو چکے تھے۔

حاد کا دھیان نیوز کی طرف نہیں تھا، لیکن جو اس نے اس کے بعد سنا، اس سے اس کے ہاتھ سے ریموٹ پھسلا۔

"مشہور ایکٹر حاد قریشی کے خلاف ہراسمینٹ کا ایف آئی آر درج ہوا ہے۔ قریشی بلڈرز کے لیے شرمندگی کا باعث ہے یہ۔ مجرم کی پروف ویڈیو کو بھی دیکھا جائے..."

لیکن وہاں موجود سب کے درمیان خاموشی چھا گئی، جیسے انھیں سمجھنے میں مشکل ہو رہی ہو کہ یہ جو ابھی نیوز میں چل رہا ہے وہ سچ ہے بھی یا نہیں۔

اس کی امی اور دادی رو رہی تھیں۔ گھر والے پریشان نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔یہ گھر اسے خود پر تنگ محسوس ہو رہا تھا۔

کافی لمحے بعد حاد حارث صاحب سے مخاطب ہوا۔وہ نہیں کر سکتا تھا،یہ وہ ایسا لڑکا نہیں تھا۔وہ انہیں کیسے سمجھاتا؟

"یہ سب کیا ہے حاد؟"حارث صاحب کی لرزتی ہوئی آواز گونجی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"بابا،آئی سویر میں نے کچھ نہیں کیا،یہ جھوٹ ہے۔"

"میں مان جاؤں گا،لیکن کیا زمانہ مانے گا،حاد؟ کیا لوگ بھول جائیں گے؟"حارث صاحب کی آواز پر حاد کچھ بول ہی نہیں سکا۔

"حاد بچے، وہ ویڈیو کیسے بنی پھر؟" دادی نے پوچھا۔ ماحول پریشان اور گھٹن زدہ تھا۔

"دادی وہ..." لیکن اس سے پہلے کہ حاد بات پوری کرتا، باہر پولیس کے سائرن بج رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انسان چاہے جتنا بھی امیر ہو، لیکن وہ پہلے ہی لالچ سے بھرے لوگ اور پورے ملک سے نہیں نپٹ سکتا، کم سے کم اس وقت ہرگز نہیں، جب اسے دنیا کا سب سے کمزور شخص اپنا آپ لگے۔

"جاؤ حاد، اپنی جنگ لڑ کے آنا۔" حارث صاحب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا، نہ حارث صاحب کے بات کرنے کا طریقہ ایسا تھا۔

کچھ عجیب سا ہو چکا تھا، شاید کوئی راز ایک طرف سے دھیرے دھیرے کھول رہا تھا، اور وہ اس سے واقف تھے۔

ہاں، شاید کبھی زندگی ہمارے ہاتھ سے نکل جاتی ہے۔ ہم بس کھڑے رہتے اور دیکھتے ہیں اپنی قسمت کو۔

شاید کچھ خواب بکھرنے کے لیے ہوتے ہیں، انہیں ہم چاہ کر بھی پورا نہیں کر پاتے۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

***

کراچی میں سورج نکل چکا تھا، سمندر بھی بہت خوبصورت تھا۔ اسی شہر میں ایک گھر تھا۔

ہارون جاوید کا گھر۔ وہ گھر بھی سجا ہوا تھا۔

زوحل صبح صبح ہی اپنے باپ کے گھر آ گئی۔ نیچے ناشتے کی ٹیبل پر آئی تو اسے اپنے باپ کی دوسری بیوی اور سوتیلے بھائی بہن نظر آئے، جو اس سے کافی چھوٹے تھے۔

دل میں درد ضرور ہوا، اس ہستے بستے خاندان کو دیکھ کر، جو کبھی اس کا بھی ہوتا تھا۔ لیکن کیا کرے، اب ایسے ہی جینا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہارون نے تمہیں اسٹڈی میں بلایا ہے، جاؤ۔" حمیرا بیگم نے طنزیہ نظر دیتے ہوئے کہا۔

زوحل اوپر کی طرف بڑھی۔ اس کے دماغ میں کافی باتیں اور خوف تھے۔ وہ اپنے باپ سے اتنے وقت بعد مل رہی تھی۔

پتا نہیں وہ گلے بھی لگائیں گے یا نہیں؟ کیا وہ اسے پہلے والا پیار دیں گے؟

اس نے دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر سے آواز آنے پر وہ اندر گئی۔ہارون صاحب اپنے اسٹڈی میں بیٹھے تھے،زوحل کے آنے پر اٹھ کھڑے ہوئے۔

"اچھا ہے کہ تم آگئی،مجھے ویسے بھی کام ہے تم سے۔"سیدھی بات انہوں نے کی،نہ پوچھا کہ بیٹے کیسی ہو یا اور کچھ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی ابا۔"اس نے بمشکل کہا۔

"تم اب بڑی ہو گئی ہو اور بیٹی ہو میری،بیٹیاں مشکل کے وقت کام آتی ہیں۔"

کاش وہ اپنے باپ کو بتا پاتی کہ ہاں، میں آپ کے پیار کے لیے ترس ضرور رہی ہوں، لیکن میں خود کو کھلونا نہیں بناؤں گی آپ کے کھیل کا۔

"بزنس میں کچھ مشکلات ہیں اور اس میں تمہاری مدد چاہیے۔"

"جی آپ کہیے۔" زوحل نے ان کی طرف دیکھ کر کہا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"ایک کافی امیر خاندان ہے، ان کے ساتھ تعلقات جوڑنے کے لیے میں تمہاری شادی ان کے بیٹے کے ساتھ کروا رہا ہوں۔" ہارون صاحب کے کہنے پر وہ چند لمحوں تک انھیں تکتی رہی۔

کیا وہ واقعی کوئی بوجھ تھی؟

"یعنی کہ آپ ایک طرح سے مجھے بیچ رہے ہیں؟"اس بار آواز نکلی تو برف سے بھی ٹھنڈی۔

"اپنی بیٹی کی شادی کروانا بیچنا نہیں ہوتا۔"

"اپنی بیٹی سے پوچھے بغیر اس کی شادی طے کرنا بیچنا ہی ہوتا ہے۔"اور جس ہمّت سے اس نے یہ کہا،یہ صرف وہی جانتی تھی۔

"تمہارے پاس مجھے انکار کرنے کا حق نہیں،زوحل!"ہارون صاحب کی آواز اونچی ہوئی۔

"حق دیا ہی کب تھا آپ نے؟"طنزیہ مسکراہٹ لے کر وہ اپنے باپ کو دیکھنے لگی۔

"ہاں، نہیں دیا، کیونکہ پھر تم ایسے ہی نافرمان اولاد ہوتی..."

ان کے لہجے میں تلخی تھی یا شاید جاہلی؟

"اور آپ کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے، مسٹر ہارون جاوید؟ کیا آپ ایک اچھے باپ ہیں؟" زوحل نے اسی لہجے میں پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیا یہ اچھائی نہیں ہے کہ میں تمہارا بھلا کر کے تمہاری امیر گھرانے میں شادی کروا رہا ہوں؟"

"یہ جو آپ کو میرا بھلا لگ رہا ہے، نہ یہ میرے لیے زہر ہے۔" وہ تلخی سے مسکرائی۔

"تم وہی کروگی جو میں کہوں گا۔"

"اور اگر وہ شخص اچھا نہ نکلا تو؟ پھر رکھ لیں گے بیٹی کو گھر میں اور زمانے کی باتیں جھیل لیں گے؟"

"نہیں،ایک بار شادی ہو جائے تو تمہارا کوئی تعلق نہیں اس گھر کے ساتھ۔"اور ان کی اس بے رحمی پر وہ ہنس دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پہلے تو جیسے بہت تعلق تھا میرا یہاں؟"

"زوحل اپنی حدود میں رہو!"ہارون صاحب بھڑک اٹھے۔

"افسوس ہے کہ آپ نے سکھایا ہی نہیں..." وہ جانتی تھی کیسے کسی کو باتوں سے تپایا جائے۔

"جو میں کہوں گا وہی ہو گا!"

"دیکھا جائے گا، ابا۔" زوحل نے کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکلی۔ اسے گہری سانس لینی تھی، کم سے کم یہاں سے تو نکلنا تھا۔ اس کی سانس پھول رہی تھی، اسے گھٹن ہو رہی تھی اپنے ارد گرد سے۔

وہ آنسو جو اس نے اندر بمشکل چھپائے تھے، اب اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔

Clubb of Quality Content!

لیکن نہیں، زوحل ایک مضبوط لڑکی تھی۔ وہ بکھر کے جڑتی تھی۔ بس تھوڑا وقت چاہیے تھا، تھوڑا سا دل کو ہلکا کرنا۔

اس کا دل تھک چکا تھا، باتیں رکھ رکھ کر، دماغ پھٹ رہا تھا، سر میں شدید درد ہو رہا تھا۔

ہر بار کی طرح آج بھی، اس کے دل کو توڑ کر گئے۔ اور پھر لوگ کہتے ہیں کہ

"خون کے رشتے بہت پیار رکھتے ہیں۔" اور اس پیار کو زوحل کبھی نہیں بھولے گی۔

***

دوپہر کے دو بج چکے تھے۔ سورج نکل چکا تھا، شہر پر روشنی ضرور تھی مگر دلوں میں تاریکی۔

کہیں گھر اجڑے، کہیں دل ٹوٹے، کہیں دلوں کو سکون ملا؛ مگر ان کی روح کا کیا؟ صرف چند گھنٹوں کا عارضی سکون تھا۔

شہر کے باہر ہم اسی ویران ہاؤس کی طرف جاتے ہیں،دن کے اُجالے میں بھی سیاہی سے بھرا ہوا۔یہ گھر سنسان سڑک پر ضرور تھا،مگر باہر سے خوبصورت منظر پیش کرتا-

ایک حسین نظارہ۔کون جانے کتنے کالے دل اندر پنہاں میں ہیں؛اور یہ گھر ایک طرح کی جہنم تھا،دنیاوی جہنم۔

گھر کے اندر داخل ہوں تو ایسا محسوس ہوتا کہ یہ کافی عرصے سے بند پڑا تھا۔

پُرانی سیٹنگ،ایک ٹیبل پر خاندانی تصاویر رکھی تھیں-ایک ہنسی خوشی خاندان،ماں باپ اور اُن کی ایک چھوٹی بیٹی۔

گھر کے ایک حصّے سے آوازیں آ رہی تھیں۔ جب آپ اس کمرے کی طرف جائیں تو دروازے پر بڑے حروف میں لکھا تھا:"Ruin Sector"۔

اندر تین افراد جمع تھے؛ ٹیبل پر قریشی خاندان کا سارا ڈیٹا۔ ان تینوں کے چہرے بے جان تھے، نگاہیں خالی اور خون آلود۔

ان کا لیڈر جو میپ کو چھوٹے چھوٹے آنکھوں سے تک رہا تھا-"Velvet Ruin" کے نام سے لوگ اسے جانتے تھے اور اس کے گروپ کو "Ruiners" کہا جاتا تھا۔

یہ واقعی اپنے نام پر پورا اُترتے تھے، خاندان تباہ کرنا، انتقام لینا۔ یہ اب ان کا فن بن چکا تھا- مہینے میں قتل کر ہی لیتے، شاید ذہنی سکون کے لیے۔

"پہلا لیول ہو چکا ہے، اب دوسرے پر فوکس کرتے ہیں۔" ویلوٹ کی آواز گونجی۔

"کسی کو سخت موت دینے کے لیے اس کے پیاروں کو ختم کرنا پڑے گا، یہی انسان کی کمزوری ہے۔" ایک رونئر نے رائے دی، جس پر باقیوں نے حامی بھری۔

"ہمیں ہر کام بہت خاموشی اور چالاکی سے کرنا ہے۔" دوسرے رونئر نے کہا۔

"ٹارگٹ کو ٹارچر کرنے کے لیے سب سے پہلے کس کی قبر کھودنی ہے؟"

"اس کے باپ کی۔" ویلوت کی ٹھنڈی آواز پر باقی بے رحمی سے ہنس دیے۔

"اپنے اختتام کی تیاری کر لو، قریشی ہاؤس۔" ایک نے بڑبڑایا۔

"اختتام؟اتنی جلدی نہیں،ابھی تو صرف شروعات ہیں۔"ویلوٹ نے قدرے ظلم سے کہا۔

"یعنی ابھی تو صرف ایک ٹریلر ہے؟"پہلا رونئر بولا،جس پر ویلوٹ کے چہرے پر تلخ، خوفناک مسکراہٹ آگئی۔

"آج کل ہم کافی ظالم بن گئے ہیں۔"ایک نے کہا،جس پر باقی دونوں شیطانی انداز سے مسکرائے۔

"جب زندگی میں خوشی کے دن آتے ہیں تو برے والوں کے ساتھ ظالم بننا پڑتا ہے۔"اس کا لہجہ اتنا ٹھنڈا تھا کہ سُن کر لرزہ آجاتا۔

کبھی کبھی ہم کسی کام کے اتنے عادی ہو جاتے ہیں کہ اسے چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے -چاہے وہ اچھا ہو یا برا۔ ہم اپنے فن کو کھیل بنا لیتے ہیں،اور کھیل میں خود کو بادشاہ سمجھنے لگتے ہیں۔

جیسے کارڈ کھلتے ہیں ہم اپنے کارڈ کھیل لیتے ہیں، مگر دوسرے کے کارڈ سے بے خبر رہتے ہیں۔ ہمارے ہر قدم پر ہماری امیدیں ساتھ نہیں دیتیں، پھر بھی غلطی کر کے ہمیں لگتا ہے کہ کبھی پکڑے نہیں جائیں گے۔ دنیا کا یہ کھیل پھر بھی چلتا رہتا ہے۔

Clubb of Quality Content!

اور اسے کہتے ہیں:Uno Reverse Card

***

زمان ہاؤس کی طرف آئیں تو یہاں بھی آج خاموشی چھائی ہوئی تھی۔یہ تین گھرانے آپس میں جڑے ہوئے تھے اور ان کے بچے بھی ایک دوسرے کے کافی قریبی تھے۔اندر کی طرف جائیں تو ارحان کے کمرے میں خضر اور وہ موجود تھے۔

ارحان اور خضر کاؤچ پر بیٹھے ہوئے تھے؛دونوں کے چہروں پر پریشانی واضح تھی، کیونکہ یہ کوئی عام بات نہیں تھی۔

حاد قریشی ان کا سب سے پکا دوست تھا۔

"یار، مجھے نہیں لگتا کہ حاد نے ایسا کچھ کیا ہو گا۔یہ سراسر سازش ہے،وہ ایسا لڑکا ہرگز نہیں۔" خضر نے فکر سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں، لیکن خاندان پر لوگ کافی باتیں کر رہے ہیں، ہر جگہ یہی ٹاپک ہے۔" ارحان شاید پہلی بار اتنا سنجیدہ تھا۔

"وہ لوگ آخر ایسے کیوں کریں گے؟ قریشی فیملی کی کسی کے ساتھ دشمنی بھی تو نہیں اب؟"

"ضروری نہیں کہ اس کے پیچھے کوئی دشمنی ہو؛ یہ حسرت سے بھی کیا جا سکتا ہے۔" ارحان نے گہری سانس لی۔

"یعنی جس نے یہ کیا ہے وہ بس ایسے ہی حسرت میں کر گیا؟" خضر نے پوچھا، ارحان نے سر ہلایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"لوگ رشتے تباہ کرنے سے پہلے ذرا سا بھی نہیں سوچتے، خضر۔"

"اور ایسا ظلم کر کے کیا ملتا ہے؟" خضر نے سر پکڑ لیا تھا؛ اسے رشتوں کا ٹوٹنا پسند نہیں تھا۔

"سکون؟ یا شاید یہ ان کے لیے روزانہ کی دوا بن چکا ہے؛ جیسے ہم بیمار ہوں تو دوا لیتے ہیں، شاید یہ ان کے لیے بھی دوا ہے۔"

"حاد کی بیل ہو جائے گی؟" خضر نے آنکھیں اٹھا کر پوچھا۔

"بابا تو یہی کہہ رہے تھے..." ارحان کی آنکھوں میں کوئی تاثر نہیں تھا، اس کا دل چاہ رہا تھا

Clubb of Quality Content

کہ وہ یہ سب کرنے والے کو ختم کردے، لیکن فی الحال بڑا خطرہ تھا، نہ ہی اس کے پاس کوئی پروف تھا۔

"اور حارث انکل کیسے ہیں؟" خضر نے پوچھا، ارحان ذرا چپ ہوا۔

"وینٹی لیٹر پر۔"

"یہ... ؟ یہ کب ہوا؟" خضر نے بمشکل چیخنے سے پرہیز کیا۔

"پتا نہیں یار۔ زین نے کال کی تھی کہ وہ باہر گئے تھے کسی کام سے اور اس کے بعد بس ہسپتال سے ہی کال آئی۔" ارحان نے سر اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جو بھی یہ کر رہا ہے، میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔" خضر نے کہا اور بے ساختہ مسکراہٹ دی، تلخی کے ساتھ۔

"بنا ثبوت کے ہم کچھ نہیں کر سکتے، خضر۔ اس وقت تو ہر گز نہیں جب جج تک بات پہنچی ہوئی ہو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو نکال لو، ہم ثبوت بھی لائیں گے۔"

"اگر اللہ نے چاہا تو ضرور۔"

ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ ارحان کے فون پر ماہ وین کی کال آئی۔ ارحان نے کال اٹھائی۔

"جی ماہ وین ؟"سلام کے بعد اس نے پوچھا۔

"حاد کہاں ہیں ؟اور وہ ٹھیک تو ہے نا؟"ماہ وین کی آواز میں لرزش تھی،ارحان نے اسے تسلی دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تھوڑی دیر بات اور تسلیاں ہوئیں-ارحان اسے پوری بات نہیں بتانا چاہتا تھا کہ وہ پریشان ہو جائے گی، لیکن پھر بتا دی۔

کال کٹ ہونے کے بعد وہ اٹھا اور خضر کو بھی اٹھنے کا اشارہ کیا۔

" کہاں ؟"خضر نے اس کے پیچھے جاتے ہوئے پوچھا۔

"بونگے خانے۔" اس گھٹن زدہ ماحول میں بھی ارحان کو مذاق سوجھ گیا۔

"بونگے کے ساتھ بونگے خانہ جارہا ہوں واؤ!" خضر نے طنزیہ کہا، ارحان نے گھورا اور دونوں چل پڑے۔

قسمت اپنے کھیل کھیل رہی تھی؛ یہ اُن کی باری تھی۔ جیت شاید دور تھی۔

اچھی چیزیں عموماً دور رہتی ہیں، تاکہ ہم خود کو وہاں تک پہنچانے کے لیے اس سب سے گزر سکیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

***

پولیس اسٹیشن میں فل وقت اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ افسران اپنے شغل میں لگے ہوئے تھے اور مجرم اپنے ہی پاگل پن میں ڈوبے ہوئے۔

اسی اسٹیشن میں جیل کی طرف جائیں تو ہر طرف سیاہی چھائی ہوئی تھی، بس ایک لیمپ کی روشنی، مٹی سے بھرا ہوا قید خانہ۔ نیچے اینٹوں کی الگ الگ چلتی ہوئی زمین تھی، اور کیسے وہ سب دیوار پر دھیرے دھیرے چڑھ رہے تھے۔

اسی جیل میں ایک شخص تھا؛ اس کی آنکھیں بے تاثر تھیں یا شاید حیرت سے بھری ہوئی۔ اس کے دماغ میں بار بار وہ کلپ چل رہا تھا، دماغ کی رگیں پھٹنے کو تھیں۔

وہ کر ہی کیا سکتا تھا؟ بس انتظار۔

امیر لوگوں کا یہ ضرور ہوتا ہے کہ کوئی بھی پیسے دے کر ان کی ضمانت کروا سکتا ہے، لیکن ایک بار شہرت پر کوئی کیچڑ اچھال دے تو اس کا داغ لوگ برسوں تک یاد رکھتے ہیں۔

اسے تو کامیاب بننا تھا- اپنے نئے پروجیکٹ پر کام کر کے اپنے باپ کا سر فخر سے بلند کرنا تھا۔

لیکن قسمت نے اسے کیوں آزمایا؟ کیوں اس کے خواب اس طرح بکھرے جیسے اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا؟

لوگ بک جاتے ہیں؛ جب کسی کو لالچ دیا جائے تو وہ دنیا کے سب سے وحشی انسان بن جاتے ہیں۔ دل کی گواہی کہاں سنی جاتی ہے اس زمانے میں؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جیل کے سلاخوں کے پیچھے حاد قریشی تھا،وہ حاد جو کل تک خوشی سے اپنے خاندان کے ساتھ رہ رہا تھا۔ آج اس کی زندگی کا شاید سب سے برا دن تھا۔

لیکن وہ مایوس ہونے والوں میں سے نہیں تھا۔ اسے بس باہر نکل کر اپنا رول پلے کرنا تھا۔ اسے لوگ کھونے سے واقعی ڈر لگتا تھا،

لیکن وہ کیا جانے آگے کن کن کو کھو دے گا۔

شاید یہی داستان ہے کھونے کی،یا ہم خود کو کھو بیٹھتے ہیں یا اپنے پیاروں کو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اب کیا ہو گا؟ کیا حاد قریشی کی زندگی پہلے جیسی ہو جائے گی؟ کیا وہ واپس اپنا آپ بن پائے گا؟ کیا زمانہ اس سب کو نظر انداز کر دے گا؟ یا کیا وہ چاہتوں کے آگے قربانیاں دے گا؟

***

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842